روزنامہ

WATTAN
The Urdu Daily

وطن
بڈگام

14 مارچ 2025

FRIDAY
14-MARCH-2025

صفحہ 08 سرفراز احمد کوئٹہ گلیڈی کے ٹیم ڈائریکٹر مقرر

صفحہ 08 سابق آسٹریلوی کرکٹر منشیات اسمگلنگ ملوث نکلے، مجرم قرار

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 59 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

پچھلے 2 سالوں 4 کروڑ 47 لاکھ سے زیادہ ملکی وغیر ملکی سیاحوں کی جموں وکشمیر آمد

شعبہ سیاحت معیشت کا اہم ترین ستون

روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار SGDP میں نمایاں حصہ : وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سری نگر،۱۳،مارچ،جموں وکشمیر حکومت نے جمعرات کو کہا کہ سیاحت خطے کی معیشت کا ایک اہم ستون بنی ہوئی ہے، جو روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مجموعی ریاستی گھریلو پیداوار (SGDP) میں نمایاں طور پر حصہ ڈال رہی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، جو سیاحت کے وزیر انچارج بھی ہیں، نے اسمبلی مطلع کیا کہ 2024 میں 2 کروڑ 35 لاکھ 90 ہزار 81 سیاحوں نے جموں وکشمیر کا دورہ کیا، جس سے سیاحوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ اسمبلی میں ممبر اسمبلی علی محمد ساگر کے ایک سوال کے جواب میں

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ سیاحت کا شعبہ ہوٹل کے عملے، ٹور آپریٹرز، ٹیکسی ڈرائیوروں، یادگاری مصنوعات فروشوں اور مقامی نوجوانوں کو براہ راست اور بالواسطہ ذریعہ معاش کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت مختلف شعبوں میں بڑے اقتصادی اثرات کو یقینی بنانے کے لیے/102

قانون ساز اسمبلی میں وقفہ صفر

جموں،،انفو،،جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے جاری سیشن میں وقفہ صفر کے دوران اراکین نے کئی اہم معاملات اُٹھائے جن میں حکمرانی اور عوامی مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی۔ سیشن کا آغاز رُکن قانون ساز اسمبلی کولگام ایم وائی تاریگامی کی تقریر سے ہوا، جو قانون ساز اسمبلی کے سینئر رُکن اور حال ہی میں تشکیل دی گئی بزنس ایڈوائزری کمیٹی (بی اے سی) کے رُکن بھی ہیں۔ اُنہوں نے واضح کیا کہ جموں وکشمیر تنظیم نو ایکٹ 2019 کے مطابق سپیکر کو قانون سازی کے معاملات میں مکمل صوابدید حاصل ہے اور اُنہیں کسی بیرونی مشورے کی ضرورت نہیں۔ اُنہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین کی محنت اور لگن کو بھی سراہا۔ رُکن قانون ساز اسمبلی پاپیور جسٹس/101

محکمہ پاور ڈیولپمنٹ پر اخراجات کا بھاری بوجھ، ٹاپ 100 بجلی بل نادہندگان

1000 کروڑ روپے کے مقروض

سرکاری محکمے، صنعتی یونٹ، نیم سرکاری تنظیمیں اور حکومت سے منسلک ادارے شامل

جاری ایمنسٹی اسکیم کے تحت 2 لاکھ 75 ہزار 81 بجلی صارفین کی رجسٹریشن: حکومت

سری نگر،۱۳،مارچ،جموں وکشمیر حکومت نے جمعرات کو "سرکاری محکمے، صنعتی یونٹ، نیم سرکاری تنظیمیں اور دیگر نجی ادارے، محکمہ پاور ڈیولپمنٹ کی مالی مشکلات کی بنیادی وجہ بنے ہوئے ہیں کیونکہ ایسے 100 سرفہرست بجلی کے نادہندگان PDD کے 1000 کروڑ روپے کے مقروض ہیں۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں میں جاری بجٹ اجلاس کے دسویں روز حکومت نے قانون ساز اسمبلی کو آگاہ کیا کہ سرکاری محکموں، صنعتی یونٹوں، نیم سرکاری تنظیموں اور پرائیویٹ اداروں پر بجلی کے واجبات کی مد میں محکمہ پاور ڈیولپمنٹ کے کروڑوں روپے واجب الادا ہیں۔ ممبر اسمبلی لنگیٹ شیخ خورشید کے ایک سوال کے جواب میں، حکومت نے چونکا دینے والے اعداد و شمار کا انکشاف کیا، نادہندگان اجتماعی طور پر بل چلا رہے ہیں جس نے پاور سیکٹر پر بڑے پیمانے پر دباؤ ڈالا ہے۔ حکومت نے مزید بتایا کہ سب سے بڑے نادہندگان میں، بابا جنگ 63.78 کروڑ روپے کے بقایا بل کیساتھ/103

مالی برس 2024-25ء میں پاڈر نگسینی میں

روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے 93 انڈسٹریل یونٹ کو سپانسر کیے گئے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ

حلقہ میں 454 کاریگروں نے آرٹزن کارڈ کیلئے رجسٹریشن کی

جموں،،انفو،،حکومت نے کہا کہ پاڈر۔نگسینی حلقہ انتخاب میں 93 مائیکرو انڈسٹریل یونٹوں کو سپانسر کیا گیا اور 34 یونٹوں کو وزیر اعظم روزگار جنریشن پروگرام (پی ایم ای جی پی) اور جموں وکشمیر روزگار جنریشن پروگرام (جے کے آر ای جی پی) کے تحت سہولیت فراہم کی گئی تاکہ 2024-25ء کے مالی برس میں روزگار کے مواقع پیدا کیے جا سکیں۔ نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری ایوان میں رُکن قانون ساز سنیل کمار شرما کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ محکمہ تربیت

مکمل کرنے والے ٹرینیز کو ویور ز اور آرٹیزنز کے طور پر رجسٹر کرتا ہے، 6 بیداری کیمپ منعقد کیے گئے/106

شدید برف باری کے باعث گریز میں سکولوں کو 15 مارچ تک بند رکھنے کا حکم جاری

سرینگر،،13 مارچ،،سی این آئی،،شدید برفباری کے باعث وادی گریز میں اسکولوں کو 15 مارچ تک بند رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ادھر شدید بارش کی وجہ سے کشتواڑ میں جمعرات کو تمام اسکول بند رہیں۔ سی این آئی کے مطابق وادی گریز میں شدید برفباری کے چلتے حکام نے اعلان کیا ہے کہ 15 مارچ تک علاقے میں تمام اسکول بند رہیں گے۔ اس ضلع میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ گریز نے حکمنامہ جاری کرتے ہوئے کہا کہ گریز سب ڈویژن میں شدید برفباری اور اس کے ساتھ برفانی تودے/105

مرکزی فنڈنگ کی کمی کی وجہ سے اوڑی موہرا پاور پروجیکٹ کی بحالی رک گئی

جموں کشمیر سرکار منصوبے کو قابل عمل بنانے کے لیے مرکزی مالی امداد کا انتظار کر رہی ہے۔ حکومت

سرینگر،،13 مارچ،،وی او آئی،،اوڑی میں موہرہ ہائیڈرو الیکٹرک پاور پروجیکٹ کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے درکار رقومات دستیاب نہیں ہے۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر نے کہا کہ اپنی ترجیحی حیثیت کے باوجود، 10.50 میگاواٹ کے اس منصوبے کو وزیر اعظم کے ترقیاتی پیکیج (PMDP-15) کے تحت مرکز سے مطلوبہ فنڈز نہیں ملے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس پروجیکٹ کا تخمینہ 2022 کی قیمتوں کی سطح کے مطابق 135.02 کروڑ روپے ہے، یہ چھوٹے ہائیڈرو ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت منظور کیے گئے 33 چھوٹے ہائیڈرو پروجیکٹوں میں سے ایک تھا۔ تاہم، مالی امکانات کے بارے میں خدشات کی وجہ سے، اس کی ترقی رک گئی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق اوڑی میں صدی پرانے موہرہ ہائیڈرو الیکٹرک پاور پروجیکٹ کی بحالی غیر یقینی ہے کیونکہ جموں وکشمیر حکومت اس منصوبے کو قابل عمل بنانے کے لیے مرکزی مالی امداد کا انتظار کر رہی ہے۔ ایم ایل اے ڈاکٹر سجاد شفیع کے ایک سوال کے/104

ہولی کے موقع پر لفٹیننٹ گورنر کی عوام کو مبارکباد

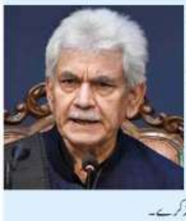

جموں،،انفو،،لفٹیننٹ گورنر مسٹر منوج سنہا نے ہولی کے موقع پر لوگوں کو اپنی دلی مبارکباد پیش کی ہے جو 14 مارچ کو منایا جائے گا۔ ایک پیغام میں لفٹیننٹ گورنر نے کہا "ہولی کے مبارک موقع پر میں اپنے دل سے مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں"۔ انہوں نے کہا کہ رنگوں کا یہ تہوار معاشرے میں خوشی لائے اور سب کے روشن مستقبل کیلئے نئی امید کا آغاز کرے۔

ہولی کے موقع پر

جموں وکشمیر کے عوام کو وزیر اعلیٰ کی مبارکباد

جموں،،انفو،،وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہولی کے مبارک موقع پر جموں وکشمیر کے لوگوں کو مبارکباد پیش کی ہے۔ مبارکبادی کے اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہولی خوشی اور یکجہتی کی علامت ہے۔ انہوں نے امید کا اظہار کیا کہ یہ تہوار ہم آہنگی لائے گا اور لوگوں میں بھائی چارے کے بندھن کو تقویت بخشے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہولی کے رنگ زندگی کی متحرک اور اتحاد کی روح کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ تہوار امن، خوشحالی اور خوشی سے ہر ایک کی زندگی کو روشن کرے۔ انہوں نے جموں وکشمیر میں امن، ترقی اور خوشحالی کیلئے بھی دعا کی اور خواہش کی کہ اس موقع سے سب کی نئی//107

غیر منصفانہ ریزرویشن پالیسی کشمیریوں کیلئے تباہی کا پیش خیمہ: سجاد غنی لون

ریزرویشن پالیسی کو درست کرنا حکومت کی ذمہ داری

کہا مسابقتی امتحانات میں کم کشمیری اُمیدواروں کا منتخب ہونا کوئی نا اہلی نہیں

سری نگر،،۱۳،مارچ،،جموں کشمیر پیپلز کانفرنس کے چیئرمین اور ممبر اسمبلی ہندوارہ سجاد غنی لون نے اسمبلی میں ریزرویشن پالیسی پر نظر ثانی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ "غیر منصفانہ ریزرویشن پالیسی کشمیریوں کے لیے تباہی کا پیش خیمہ ہے۔" اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے ہندوارہ نشست کے نمائندے نے کہا کہ کشمیری زبان بولنے والی نسلی آبادی کو پیچھے دھکیلا جا رہا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں میں جاری بجٹ اجلاس کے دوران سجاد لون نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بہت کم کشمیری مسابقتی امتحانات میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ تین برسوں میں کشمیر ایڈمنسٹریٹو سروس (KAS) میں

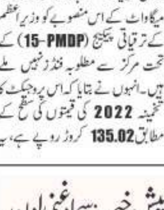

ہونے والے انتخابات کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ/108

جموں کشمیر میں 59 غیر ملکیوں سمیت کل ملا کر

76 ملی ٹنٹ اس وقت سرگرم

سرینگر،،13 مارچ،،سی این آئی،،جموں کشمیر میں 59 غیر ملکی ملی ٹنٹوں سمیت کل ملا کر 76 ملی ٹنٹ اس وقت سرگرم ہے کی بات کرتے ہوئے سرکاری ذرائع نے بتایا کہ حکومت نے جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے خاتمے اور امن کو یقینی بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ حکام صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں کیونکہ انٹیلی جنس ایجنسیاں خطے میں سرگرم دہشت گرد نیٹ ورکس کی نشاندہی کرنے اور انہیں ختم کرنے کیلئے کام کر رہی ہیں۔ سی این آئی کے مطابق سرکاری ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ حزب المجاہدین، جیش محمد اور لشکر طیبہ کے 59 غیر ملکی عسکریت پسندوں سمیت کل 76 ملی ٹنٹ اس وقت جموں وکشمیر میں سرگرم ہیں۔ اعداد و شمار جموں وکشمیر میں سرگرم دہشت گردوں کی تعداد میں تیزی سے کمی کو ظاہر کرتے ہیں، جہاں 2024 کے اسی عرصے میں کل 91 دہشت گرد سرگرم تھے۔ ذرائع نے بتایا کہ 59 سرگرم غیر ملکی دہشت گردوں میں سے تین کا تعلق حزب المجاہدین، 21 کا جیش محمد اور 35 کا لشکر طیبہ سے/109

بانڈی پورہ میں 2 مشتبہ افراد گرفتار بڑی مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود برآمد، فوج کا دعویٰ

سرینگر،،13 مارچ،،وی او آئی،،بانڈی پورہ میں 2 مشتبہ افراد کو مبینہ ہتھیاروں سمیت گرفتار کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے فوج نے سوشل میڈیا اکاؤنٹ ایکس پر لکھا ہے کہ ایک خفیہ اطلاع کی بنیاد پر فوج اور پولیس نے مشترکہ کارروائی انجام دیکر افراد کو حراست میں لیا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق فوج نے جمعرات کو دعویٰ کیا کہ اس نے پولیس کے ساتھ مشترکہ آپریشن میں شمالی کشمیر کے ضلع بانڈی پورہ کے گنڈ بل، حاجن روڈ پر دو مشتبہ افراد کو اسلحہ اور گولہ بارود کے/110

ابر آلود موسمی صورتحال، کہیں ہلکی برفباری اور کہیں بارشیں ہوئی

سرینگر سمیت وادی کے دیگر علاقوں میں تیز آندھی سے خوف و دہشت کا ماحول

آئندہ 24 گھنٹوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی بارشوں کی پیشگوئی، 16 مارچ موسم خراب رہنے کا امکان

سرینگر،،13 مارچ،،سی این آئی،،ابر آلود موسمی صورتحال کے بیچ شہرہ آفاق گلمرگ اور گریز میں تازہ برفباری ہوئی جبکہ شہر سرینگر سمیت وادی کے کچھ علاقوں میں بارشیں اور کہیں علاقوں میں تیز آندھی کے بیچ محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی بارشوں کی پیشگوئی کی ہے۔ ادھر ہلکی بارشوں کی پیشگوئی کے چلتے رات کے درجہ

حرارت میں کمی دیکھی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے عین مطابق جمعرات کی صبح سے موسم نے کروٹ بدلی اور آسمان ابر آلود ہو گیا۔ ابر آلود موسم کے بیچ کہیں علاقوں میں تیز آندھی چلی جبکہ آندھی کے باعث سردی کی لہر لوٹ آئی۔ اسی دوران سرینگر سمیت وادی کے دیگر علاقوں میں تازہ بارشیں ہوئی جبکہ شہرہ آفاق گلمرگ اور/112

17 لاکھ 27 ہزار 241 کنال زیر قبضہ سرکاری اراضی میں سے 15 لاکھ 39 ہزار 662 کنال بازیافت

آبی ذخائر کے ساتھ تجاوزات کا خاتمہ اولین ترجیح

جہلم کے کناروں سے 412 کچے و پکے ڈھانچے 301 دیوار اور 3,35,704 درخت منہدم: حکومت

سری نگر،،۱۳،مارچ،،جموں وکشمیر حکومت نے جمعرات کو کہا کہ 17 لاکھ 27 ہزار 241 کنال پر قبضہ شدہ اراضی میں سے 15 لاکھ 39 ہزار 662 کنال کو دوبارہ حاصل کیا گیا ہے۔ اس دوران حکومت نے یہ بھی کہا کہ جہلم سمیت آبی ذخائر کے ساتھ تجاوزات کا خاتمہ کرنے کی جاری مہم کے تحت دریائے جہلم کے کناروں سے 412 کچے و پکے ڈھانچے 301 باؤنڈری والز اور 3,35,704 درخت ہٹائے گئے ہیں۔ جے کے این ایس کے مطابق ممبر اسمبلی راجیو جسروٹیا کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر انچارج نے کہا کہ جموں وکشمیر میں تجاوزات کرنے والوں کے غیر قانونی قبضے کے تحت کل ریاستی اراضی 17 لاکھ 27 ہزار 241 کنال اور 8 مرلہ تھی جبکہ 15 لاکھ 39 ہزار 662 کنال اور 15.5 مرلہ پہلے ہی حاصل کی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 3 لاکھ 13 ہزار 645 کنال اور 12 مرلے پر اب بھی تجاوزات قابض ہیں تاہم متعلقہ قواعد کے مطابق بے دخلی کا عمل پہلے ہی شروع کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو زمین اب بھی تجاوزات کے ناجائز قبضے میں ہے اس کی عارضی قیمت 18,049.6 کروڑ ہے۔ محکمہ ریونیو نے انڈسٹریل اسٹیٹس کے قیام کے لیے سرکاری زمین کسی/111

The Urdu Daily
WATTAN
وطن
سرینگر

زمانے کی ٹھوکریں

تحریر
طیبہ سلیم

"ارے جاذبہ! ذرا برتن تو دھو لے' کتنی دیر سے کہا ہوا ہے مجال ہے کہ سن لے۔ آواز نہیں آ رہی، بہری ہو گئی ہے کیا؟" مریم چاچی نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

جاذبہ فوراً اسٹور روم کے کونے کھدرے سے نکل کر باہر آئی، کیوں کہ اگلے پل نہ آنے کی صورت میں چاچی کی پٹائی سے نہیں بچ سکتی تھی۔

"جی چاچی...!" جاذبہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"مہارانی! کہاں غائب تھی؟ اتنے کام پڑے ہیں' جاؤ کچن دیکھو کیا حال بنا رکھا ہے۔ ہادی اور سونی کے کھانے کے برتن بھی ویسے ہی رکھے ہیں۔ جیسے جیسے بڑی ہوتی جا رہی ہے ڈھیٹ ہوتی جا رہی ہے۔" مریم بولنے پر آئی تو بولے چلی گئی، ورنہ جاذبہ تو کب کی کچن جا چکی تھی۔

تھوڑی دیر بعد جاذبہ پھر مریم کے پاس آن کھڑی ہوئی" چاچی بھوک لگی ہے۔" آٹھ سالہ جاذبہ اپنی بھوک کا احساس زبان پر لے ہی آئی۔ "کیا کھانا؟"

"جاؤ کچن میں دیکھو، جو بچا کھچا ہے کھا لو۔" مریم نے نخوت سے کہا۔

"چاچی کچن میں کچھ نہیں ہے۔" جاذبہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہے تو میں کیا کروں؟ بار بار کھانا بناؤں نوکر ہوں تمھاری کیا؟"

"ارے کیوں بچی کے پیچھے پڑی رہتی ہو! کھانا بنا دو اسے۔" چاچو اسی وقت کمرے میں داخل ہوئے۔

"ہاں میں تو ان کی خدمت کے لیے ہوں۔ اپنے بھائی کو دیکھو، بیوی کو طلاق دے کر دوبارہ شکل نہ دکھائی اور اس نحوست کو ہمارے سر چھوڑ دیا۔"

"مریم! تم کیا پرانی باتیں لے کر بیٹھ جاتی ہو۔" راشد نے اپنی بیوی کو چپ کرانے کی کوشش کی۔ "میں نے تمھیں کہا بھی تھا کہ جاذبہ کو بھی بلا لو، وہ بھی ہمارے ساتھ کھا لے گی، لیکن تم نے اسے اسٹور روم میں بند کر دیا صرف اس وجہ سے کہ اس نے سونی کے کپڑے پہننے کی کوشش کی۔ تم یہ مت بھولو کہ یہ سب کچھ ساجد بھائی کے دیے ہوئے پیسے ہیں جس سے میرا کاروبار چل رہا ہے، ورنہ میرے اتنے وسائل نہیں۔ وہ ہر ماہ پیسے نہ بھیجیں تو ہمارے گھر کا چولہا بمشکل چلے، اور تم پھر بھی اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتی ہو۔" راشد نے بیوی کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی۔

"ارے ہم نے بھی تو اسے رکھا ہے اتنے سال سے' میں اس کو سنبھال رہی ہوں' اس کی ماں نے تو پلٹ کر خبر نہ لی، اور باپ کو دیکھو مہینے کے پیسے دے کر سمجھتے ہیں کہ حق ادا کر دیا۔" مریم نے دوبدو جواب دیا۔

یہ روز کا معمول تھا، جاذبہ کو اپنے ماں باپ کے بارے میں چاچو چاچی کی لڑائی سے ہی معلوم ہوتا تھا۔ اب یہ لڑائی بہت لمبی چلی گئی۔ جاذبہ اپنی بھوک کو برداشت کر کے پانی پی کر دوبارہ اسٹور روم میں سونے چلی گئی۔ چاچو جاذبہ کا ساتھ تو دیتے لیکن آخری بات چاچی کی ہی ہوتی۔ جاذبہ نے بچپن سے ہی محرومی دیکھی تھی' سونی و ہادی کے لیے نئے کھلونے اور کپڑے آتے اور اس کے لیے سال میں ایک سوٹ آ جاتا، وہ بھی چاچو چاچی سے چھپ کر دیتے۔ باپ نے کبھی اس سے بات کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔ چاچو سے ہی خیریت معلوم کرتے۔ چاچو نے اسکول میں داخل کروانا چاہا تو چاچی نے اپنے بچوں کے اسکول میں داخل کروانے سے منع کر دیا اور سرکاری اسکول میں داخل کروا دیا۔ پڑھائی میں اچھی ہونے کی وجہ سے سرکاری اسکول بھی اچھا لگنے لگا۔

وقت گزرتا گیا۔ چاچی نے انٹر کے بعد آگے پڑھنے نہیں دیا اور گھر کے کاموں کی ساری ذمے داری جاذبہ پر ڈال دی۔ جو اچھا رشتہ آتا سونی کو آگے کرتی۔ آخر کار سونی کی شادی ہو گئی، ہادی کے لیے بھی لڑکی پسند کر لی۔ جاذبہ کولہو کے بیل کی طرح بس گھر کے کاموں میں جتی رہتی۔ جن بچوں کے ماں باپ ان پر توجہ نہ دیں وہ بچے زمانے کی ٹھوکروں میں رہتے ہیں۔ جاذبہ کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا تھا۔

راشد نے فون کر کے ساجد سے مزید پیسوں کا مطالبہ کیا۔ ساجد نے کہا: ابھی تو بھیجے تھے! راشد نے بتایا کہ بیٹے کی شادی کرنی ہے، اس لیے۔ ساجد نے پوچھا: جاذبہ کی شادی بھی تو کرنی ہے، اس کے لیے بھی دیکھو۔ تم نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی جو کہ جاذبہ سے چھوٹی ہے۔ "ہاں بھائی کیا کروں، لوگ پوچھتے ہیں کہ اس کے ماں باپ کہاں ہیں؟ بچی کے ساتھ کیوں نہیں رہتے؟ کوئی بات ہی نہیں بن پائی۔" راشد نے جواب دیا۔ ساجد کو یہ سن کر افسوس ہوا اور اس نے فون بند کر دیا۔

اور چند ماہ بعد وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پاکستان آ گیا۔ جاذبہ کو باپ کے آنے کی کوئی خوشی نہیں تھی جس کو ساجد نے واضح محسوس کیا۔ اس لیے اب وہ جاذبہ کی اس محرومی کو ختم کرنا چاہتا تھا، اس کی اچھی جگہ شادی کر کے اس کی زندگی میں خوشیاں لا سکتا تھا۔

اس نے ایک دو جاننے والوں سے جاذبہ کے لیے رشتے کی بات کی تو انہوں نے بتایا کہ اس کے بہت رشتے آئے لیکن تمھاری بھابھی نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی اور اس کی طرف سے لوگوں کو یہ کہہ کر بدگمان کر دیا کہ اس کی ماں بدکردار تھی، اس کو چھوڑ گئی، پتا نہیں یہ کیسی ہو گی!

ساجد کو جب اس حقیقت کا علم ہوا تو اس نے سب سے پہلے اپنا ایک گھر خریدا اور جاذبہ کو لے کر وہاں شفٹ ہو گیا، اور شادی دفتر کے ذریعے ایک دو رشتوں کی چھان پھٹک کے بعد ایک رشتے کے لیے رضامند ہو گیا اور جاذبہ کی شادی کر دی۔ راشد اور اس کی بیوی کو نہیں بلایا، کیوں کہ جاذبہ کے ساتھ اب وہ مزید برا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کرن جتنی نحیف ہو، کرن ہے پھر بھی

تحریر
زرافشاں فرحین

بازاروں کا رش' مرد و زن کا جم غفیر' باہم ٹکراتے لڑکھڑاتے قدم، بھانت بھانت کی بولیاں، نظروں میں تولتے ہوئے لوگ مجھے ہی نہیں میری جیسی ساری خواتین کو بے زار ہی نہیں خوف زدہ بھی کر دیتے ہیں۔

میں جانتی ہوں میری بیٹی شور اور رش سے گھبراتی ہے، میری بھتیجی سے بارہا موبائل چھین لیا گیا، وہ اکیلے باہر جانے سے ڈرتی ہے۔

میری چھوٹی سی نواسی نامانوس نظروں، ان جانے ہاتھوں کے ہلکے سے لمس پر بھی رونے لگتی ہے۔ فطرتاً اس کی حساس حیادار طبیعت اسے چوکنا کر دیتی ہے کہ وہ محفوظ نہیں۔ میرے سامنے میرا بچپن سے اب تک کا دور گھوم جاتا ہے۔

میں اپنی فیملی کے ساتھ بارہا پبلک بس میں سفر کرتی رہی ہوں۔ ان بسوں میں خواتین کا حصہ الگ ہوتا اور مردوں کا حصہ پیچھے کی طرف ہوتا تھا۔ کوئی مرد اگر خواتین کے حصے سے بس میں چڑھتا تو پہلے خواتین کی گھوریاں، پھر تلخ جملے سنتا، پھر مردوں کی طرف سے ملامت۔ کبھی کبھی اس بات پر مار کٹائی بھی شروع ہو جاتی کہ مرد عورتوں کی طرف سے آیا کیوں

طالب علمی کی عمر یہ سہانے شب و روز دیکھتے گزری کہ بینک ہو یا شناختی کارڈ کا دفتر، یونیورسٹی ہو یا اسپتال مردوں اور خواتین کے الگ کاؤنٹر ہوتے، یعنی مردوں اور خواتین کی الگ الگ لائنیں ہوتیں اور خواتین کی باری جلدی آ جاتی۔ اس عزت پر رشک بھی آتا اور اپنی قوم کے اُن بڑوں پر پیار بھی جنھوں نے ان روایات کو زندہ رکھا۔

اب جب کہ اپنی زندگی کا سفر طے ہونے کو ہے، فکر ہے تو اپنی نئی نسل کی اُن معصوم بیٹیوں اور بچوں کی جو اس فتنہ انگیز دور میں جوانی کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے بھائی کبھی اکیلے کسی دکان پر جانے نہیں دیتے تھے، کبھی دروازے کی دستک پر بھی امی یا بھائی گھر میں ہوتے تو ہمیں دروازہ کھولنے کی اجازت نہ تھی۔ ایک دفعہ بھائیوں کی عدم موجودگی میں دروازہ بجا تو ہم نے بے دھڑک کھول دیا۔ اُن دنوں پڑوسیوں نے کتا پالا ہوا تھا، ہمیں توقع نہیں تھی کہ کتا دروازے پر ہوگا اور اندر گھس آئے گا۔ میری چیخیں اور امی کی فکرمندی آسمان سے باتیں کر رہی تھی۔ ابو گھر آئے تو طے پایا کہ دروازے پر ڈبل لاک ہو جو ہم ناسمجھ نہ کھول سکیں اور کتے منہ اٹھائے اندر داخل نہ ہوں۔

کچھ دن بعد صدا سنائی دی، کسی نے کھانا طلب کیا۔ بھابھی نے فوراً ڈونگے میں ڈالا اور ہم دونوں دروازے پر۔ مگر دروازہ کھلا، بھائی اندر آئے، ڈونگہ لیا اور باہر واپس آئے تو کہنے لگے: خواجہ سرا نے مانگا تھا، میں نے دے دیا، اب تم لوگ اندر ہی رہو۔ ہم پہلو بدل کر چپکے سے اندر آ گئے۔ بھابھی سے کہا: ہم دے دیتے۔ بھابھی بولیں: نہیں، تمہارے بھائی نے صحیح کیا، ہر جگہ ہمارا پہنچنا ضروری نہیں، اجر تو مل ہی جائے گا نا۔ یہ تسلی کافی تھی۔

آج میری بیٹی' بھانجی' بھتیجی' نواسی' پوتی اور ہر وہ بچی قوم کی امانت باپ بھائیوں کی موجودگی میں بھی ہر جگہ پہنچتی ہے، دروازے کھول دیتی ہے۔ گاڑی کا پنکچر لگانے سے لے کر بڑی بڑی عمارتوں کی کنسٹرکشن میں انجینئر بنی آرکیٹکچر، یا کہیں صنفِ آہن بننے کے چکر میں اُڑانیں بھرتی نظر آتی ہے، مگر میں بتاؤں یہ آج بھی ڈرتی ہے:

اندھیرے کے شر سے
باہر سے آ جانے والے کتوں سے
زہریلی چھپکلیوں سے
تنہائی سے' تاریکی سے
غیر نامانوس لمس اور
ہوس ناک نظروں سے
شیطان صفت ارادوں سے

اور اب جو یہ قانون سازی ہو رہی ہے نا، مجھے چوکنا کرنے کے لیے کافی ہے کہ میں' میری نسل، میری قوم کی بیٹیاں امت کا سرمایہ محفوظ نہیں میں پوری شدت' قوت اور آہنی عزم کے ساتھ اسے رد کرتی ہوں رد کرتی رہوں گی۔

زندگی دھوپ، تم گھنا سایہ

تحریر
فائزہ مشتاق

ہمیں پڑھا وہ رشتوں کی کوئی اور کتاب
پڑھی ہے باپ کے چہرے کی جھریاں ہم نے

والدین دنیا کا مضبوط ترین رشتہ اور حوالہ ہیں۔ جہاں ماں کے قدم جنت کی نوید سناتے ہیں وہیں وادی جنت کی کنجی باپ کی رضا میں پوشیدہ ہے۔ یہ باپ ہی ہے جو زمانے کی تند و تیز ہوائیں خود سہہ کر اپنے گھونسلے کو تنکا تنکا ہونے سے بچاتا ہے، یہ باپ ہی تو ہے جس کی ڈانٹ کا خوف بچوں کو بے جا ضد کرنے سے باز رکھتی ہے، جس کے گھر میں داخل ہوتے ہی بپا شور و فساد یکدم سکوت میں بدل جاتا ہے، جس کی ایک آواز ہی دَم سادھے جانے کے لیے کافی ہے، جس کی ذات بظاہر خول نما سخت مگر درحقیقت بے لوث، اَن مول، بے غرض، الفت و قربانی کا پیکر، دسترخوان پر موجود ہو تو تمام بے جا نخرے بھی دب جاتے ہیں، جس کا ذکر بچوں کی لڑائی ختم کرتی ہے "بابا آ جائیں' سب بتاؤں گا..." یہ باپ ہی تو ہے جو اپنے جگر گوشوں کو خود سے زیادہ کامیاب دیکھنا چاہتا ہے، جسے ان کی ذرا سی تکلیف بھی شدت سے محسوس ہوتی ہے، جو بوجھل حالات میں بھی اپنی تڑپ کو یکسر بھلائے آشیانے کو سمیٹنے کا فن جانتا ہے، جو سونے کے نوالے کی جدوجہد میں شیر کی نگاہ رکھنا نہیں بھولتا اور اکثر یہ الفاظ گونجتے ہیں "خبردار جو آئندہ فلاں جگہ پر دوبارہ نظر آئے۔" یہ باپ ہی ہے جس کا سمجھایا سبق زندگی بھر یاد رہ جاتا ہے' یہ وہی باپ ہے جو جگر گوشوں کی بہتر شخصیت پہ سمجھوتہ نہیں کرتا، جو اپنی زندگی بچوں کی جوانی میں ڈھال کر آسودہ دکھائی دیتا ہے۔ گویا باپ سارے ایک سے ہی ہوتے ہیں، جن کی قربانی کے عوض زمانے کو نیا لہو ملتا ہے، نئی کرنیں پھر سے طلوع ہوتی ہیں۔ ایسے ہی بہت سے باپ جن کی زندگانی پردیس کے حوالے ہو جاتی ہیں اور اپنوں کے بہتر مستقبل تعیشات کا ڈھیر لگاتے بے گانے ماحول میں ہی رہنے پر مجبور رہتے ہیں۔

"پردیس میں جب باپ بننے کی خبر ملی' کیا احساسات تھے؟ ملک خاور جو کہ گزشتہ چندرہ برسوں سے دبئی میں مقیم اور بطور انجینئر نجی کمپنی سے وابستہ ہیں' اُن کا کہنا ہے کہ ان کے دبئی آنے کے تقریباً کچھ ماہ بعد ہی یہ خوش خبری ملی تھی' وہ چوں کہ پہلی بار باپ کے رتبے پہ فائز ہوئے اور دور بھی تھے تو شاید یہی وجہ بنی کہ اس وقت اس خوب صورت رشتے کا احساس نہیں کر پائے مگر جب سال بعد چھٹیوں پہ گھر لوٹے اور پہلی بار بیٹے کو گود میں اٹھایا، وہ لمحات ناقابل بیان ہیں۔ ایسے لگا کہ اصل میں باپ تو آج ہی بنا ہوں' زندگی یکدم حسین اور بدلی ہوئی محسوس ہوئی' وہاں گزارہ ہوا ہر لمحہ اپنے جگر گوشے کے ساتھ بتانے کی کوشش کرتے رہے۔

گفتگو کا حصہ بنتے ہوئے اشتیاق احمد اپنی یادوں کے دریچے کھولتے ہیں کہ چالیس سال قبل معاش انہیں روشنیوں کے شہر کھینچ لایا۔ آبائی شہر راولپنڈی تھا، سو کراچی ہی پردیس ٹھہرا۔ اس دور میں ٹیلی فون کی سہولت میسر نہ تھی، عموماً اہل خانہ کی جانب سے پیغام رسانی کا سلسلہ مالک مکان کے فون سے ہو جایا کرتی۔ اولاد کی خبر سننے کے لیے طویل عرصہ کان ترستے رہے دیار غیر میں جب یہ اطلاع ملی تو گویا سر خوشی کا عالم تھا۔ کوئی اپنا تو تھا نہیں جس کے گلے مل کر خوشی بانٹتا۔ دوستوں نے ہی شانوں پر اٹھا لیا اور اونچی آواز میں ریکارڈر بجنے لگا۔ خوشی کو سمیٹنے کی کوشش تو کی، دل چاہا کہ اڑ کر وہاں پہنچ جاؤں مگر پیٹ بھی تو ساتھ لگا تھا، صبر کرنا ہی پڑا۔

باپ بیٹی کا انوکھا بندھن پیار و محبت، مان، بے تحاشا لاڈ سے گندھا ہوتا ہے۔ جہاں گڑیا کو چوٹ پہنچی، باپ کا دل بھی تڑپ جاتا ہے۔ عموماً بیٹیاں ماں کی نسبت باپ سے زیادہ قربت رکھتی ہیں۔ ایسی ہی ایک بیٹی اپنے احساسات بیان کیے کہ وہ والد سے زیادہ قریب تھیں تو ہر کام میں ان کا مشورہ درکار ہوتا' ان کی غیر موجودگی خلش پیدا کر دیتی۔ قدم قدم پر والد کی شفقت، وقت اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، ان سب کی عدم موجودگی نے شخصیت پر بھی اثر ڈالا۔

"جب باپ بنو گے، تب پوچھوں گا۔" والد صاحب اکثر میری الجھنوں پہ یہی کہا کرتے۔ محسن نواز اپنے والد کی یادوں کے تذکرے پر آبدیدہ ہو گئے اور گویا ہوئے کہ ان کا تعلق معاشرے کے ان گھرانوں میں سے تھا جہاں زندگی کی جہد محض تین وقت کی روٹی کے گرد گھومتی ہے۔ والد، دیہاڑی دار اور واحد کفیل تھے۔ والد صاحب نے اپنی زندگی کی تھوڑی بہت جمع پونجی اور جیسے تیسے قرض اٹھا کر روشن مستقبل کی دلیل سمجھتے ہوئے مجھے پردیس روانہ کر دیا۔ آج سب بدل چل چکا ہے۔ عجیب بات ہے کہ چاہے جتنے برس بھی بیت جائیں' عزیز از جان رشتوں سے دوری ہمیشہ تکلیف دہ عمل رہتا ہے۔ عید تہوار کا موقع ہو یا خوشی اور غم کے لمحات، بیماری جھیلنی پڑے یا ہجر و تنہائی کے لمحات' جذباتی کشمکش سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ گویا خود کو مارنے کے مترادف ہے، بہت سے خواب چکنا چور ہوتے ہیں۔ مگر اب بطور باپ وہ تمام گتھیاں سلجھ گئیں جن کے جواب کبھی میں والد صاحب سے مانگا کرتا تھا۔ گفتگو جوڑتے ہوئے مزید کہا کہ ان کی پشت پہ اہل خانہ کے ساتھ تعاون کرنے والے موجود رہے، اس اعتبار سے باہر ہوتے ہوئے بھی کبھی فکرمند نہیں ہوا۔ وقت کے ساتھ ساتھ بچے بھی ذمے دار ہوتے گئے۔

انتظار اور جدائی کے لمحات کسی اذیت سے کم نہیں ہوتے۔ والد کے آنے سے قبل اور واپسی کے ماحول کے بارے میں حمیرا نے بھی گفتگو کی' اُن کے والد ائرلائن میں کام کرتے تھے اور اکثر دوسرے ممالک میں ان کا تبادلہ ہوتا رہتا' ان کے آنے پر گھر میں عید کا سا سماں ہوتا، اتنی باتیں کرنے کے لیے ہوتیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتیں۔ ان کے دیار غیر کے قصے بھی ہم بہت شوق سے سنتے اور ان کے لائے گئے تحائف ہمارے سرپرائز ہوتے۔ مگر یہ لمحات پلک جھپکتے ہی گزر جاتے۔ ان کی واپسی سے کئی دن پہلے ہی اداسی چھا جاتی۔ ہم سب ان سے چھپ کر رویا کرتے کہ کہیں وہ ہمیں دیکھ کر مزید اداس نہ ہو جائیں۔ اسی سلسلے میں مہوش یاسر بتاتی ہیں کہ ان کے والد گزشتہ تیس برس سے کویت میں مقیم ہیں مگر آج بھی واپسی کے لمحات میں وہ اپنی نگاہیں ملانے سے گریزاں ہی رہتے ہیں، وداع کہنے کے بعد دوبارہ مڑ کر نہیں دیکھتے۔ ائرپورٹ پر جب تک وہ اوجھل نہ ہو جائیں، ہماری نگاہیں ان پر ہی جمی رہتی ہیں۔

کیوں ختم نہیں ہوتی بے روزگاری

تحریر
ابوالحسن اجمیری

کوئی احمق ہی ہوگا جو اس حقیقت سے انکار کرے کہ دنیا بھر میں بے روزگاری ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس مسئلے کے وجود سے انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسے بھری دوپہر میں سورج کے وجود سے انکار کرنا۔ کوئی سورج کو کالا قرار دے تو اُس کی نادانی یا منافقت پر ہنسا ہی جا سکتا ہے۔ بے روزگاری کا بھی ایسا ہی معاملہ ہے۔ دنیا میں بے روزگاری ایک ایسا مسئلہ ہے، جس سے چشم پوشی خطرناک نتائج کو جنم دے سکتی ہے اور دیتی ہی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں بھی سب کو مرضی کا روزگار میسر نہیں۔ جب کہ ترقی پذیر ممالک کے حالات کچھ بہتر ہیں کہ وہاں تعلیم یافتہ اور ہنرمند افراد کو صلاحیت و سکت کے اظہار کے چند ایک مواقع میسر ہیں۔ سب سے بُرا حال پاکستان جیسے معاشروں کا ہے جہاں بے روزگاری دن رات عفریت کی طرح منہ کھولے لوگوں کو ہڑپنے کے لیے تیار رہتی ہے۔

بے روزگاری ہے اور ہم پر اثر انداز بھی ہو رہی ہے مگر ہم نے بے روزگاری کے حقیقی اسباب کو سمجھنے کی سنجیدہ کوشش شاید ہی کبھی کی ہو۔ ہمیں بے روزگاری تو دکھائی دیتی ہے مگر اس کے اصل اسباب کیا ہیں؟ اس حوالے سے دیکھنے کی ہم کوشش نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ بے روزگاری بہت حد تک محض حالات کی پیدا کردہ نہیں بلکہ اس حوالے سے متعلقین بھی ذمے دار ہیں۔

بہت سی فیکٹریوں کے باہر بورڈ لگا ہوتا ہے کہ "کاری گروں، محنت کشوں کی ضرورت ہے۔" یہ بورڈ کیوں لگانا پڑتا ہے؟ اس لیے کہ لوگ آتے ہیں، نوکری قبول کرتے ہیں، کچھ دن کام کرتے ہیں اور پھر چل دیتے ہیں۔ ملازمت کے لیے جس دل جمعی سے کام کرنا پڑتا ہے وہ دکھائی نہیں دیتی۔ فیکٹری مالکان خالص کاروباری سوچ رکھتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ کسی کی کارکردگی سے مطلوب نتائج نہیں مل پا رہے تو وہ اُس سے جان چھڑانے میں دیر نہیں لگاتے۔ یہ سب کچھ ہمیں بہت عجیب لگتا ہے مگر غور کیجیے تو کچھ ایسا بُرا بھی نہیں۔ ہم سب عمومی سطح پر یہی سوچ تو رکھتے ہیں۔ کسی ٹھیلے پر ہمیں سبزی اپنے مطلب کی دکھائی نہ دے رہی ہو تو ہم دوسرے ٹھیلے کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔ چار پانچ ٹھیلے بھی گھومنا پڑے تو کوئی بات نہیں۔ ہم اشیا اُس وقت خریدتے ہیں جب وہ ہماری مرضی کی ہو۔ کاروباری دنیا کا بھی یہی معاملہ ہے۔ کوئی بھی صنعت کار یا تاجر اُنہی لوگوں کی خدمات حاصل کرنا چاہتا ہے جو بھرپور دل چسپی کے ساتھ کام کرنے پر یقین رکھتے ہوں، وقت پر آتے ہوں اور اپنا یا دوسروں کا وقت ضائع نہ کرتے ہوں۔ وہ جیسے ہی یہ محسوس کرتے ہیں کہ کوئی اُن کی مرضی کا نہیں تو اُس سے جان چھڑانا اُن کی اولین ترجیح بن جاتی ہے۔

آرڈر بکر یا سیلز مین کی جاب اب ختم ہوتی جا رہی ہے۔ دکان دار اب ڈیلر سے تھوک نرخوں پر مال براہِ راست منگوا لیتے ہیں۔ سیلز مین کو گھومنا بھی پڑتا ہے۔ موٹر سائیکل کے لیے پیٹرول کے پیسے الگ سے دیے جاتے ہیں۔ اس طرح کی نوکریاں نکلتی ہی رہتی ہیں کیوں کہ لوگ کچھ کام کرتے ہیں اور پھر اپنی راہ لیتے ہیں۔ بات کچھ یوں ہے کہ کسی بھی شعبے میں ملازمت یا خدمات کی فراہمی کے لیے جو لگن درکار ہوتی ہے وہ خال خال ہے۔ لوگوں میں کام کرنے کا وہ جذبہ نہیں جو آجروں کو مطلوب ہے۔ نئی نسل کا سب سے بڑا مسئلہ یہی تو ہے کہ وہ سنجیدہ نہیں۔ کہیں ٹک کر کام نہیں کرتی۔ محض ایک ڈیڑھ ماہ میں دل بھر جاتا ہے۔ میلے کی سیر جیسی ذہنیت پوری زندگی پر محیط ہو کر رہ گئی ہے۔ اس وقت کارکردگی کے حوالے سے راہ نمائی کا موسم چل رہا ہے مگر ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ ہم کام کے حوالے سے پورے سنجیدہ نہیں۔ بھرپور لگن کا شدید فقدان ہے۔ لوگ راتوں رات بہت کچھ پانا چاہتے ہیں مگر جو کچھ پانا چاہتے ہیں اُس کے لیے عشر عشیر محنت بھی نہیں کرنا چاہتے۔ آج کے نوجوان چاہتے ہیں کہ سب کچھ ایک ساتھ مل جائے۔ اب کوئی بھی معمولی سی نوکری سے آغاز کر کے، سیکھتے ہوئے، مارکیٹنگ کے اطوار سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو چار پانچ سال میں کسی مقام پر نہیں دیکھنا چاہتا۔ اب تو خواہش صرف یہ رہ گئی ہے کہ آنکھ کھلے اور سب کچھ مل چکا ہو۔ عملی زندگی کی ابتدا کرتے ہوئے کچھ سیکھنے کی ذہنیت کو بروئے کار لانے کی خواہش ایک طرف رہی۔ اب تو چھوٹتے ہی سوال یہ ہوتا ہے کہ تنخواہ کتنی ملے گی؟ کسی بھی معاشرے میں عملی زندگی کی ابتدا چھوٹے پیمانے سے ہوتی ہے۔ جس نے ابھی کچھ بھی نہ کیا ہو' اُسے نچلے درجے کی تنخواہ ملتی ہے اور یہ کسی بھی اعتبار سے کوئی غلط بات نہیں۔ اگر کسی نے کسی شعبے میں دس بارہ سال گزارے ہوں اور اُسے ماہانہ پچیس یا تیس ہزار روپے مل رہے ہوں تو کسی نووارد یعنی زندگی کی پہلی نوکری کرنے والے کو وہ تنخواہ نہیں دی جا سکتی۔ اگر کوئی آجر ایسا کرے گا تو اپنے ملازمین کے آپس کے تعلقات خراب کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ فی زمانہ مزدور کی کم از کم تنخواہ پچیس ہزار روپے طے کی جا چکی ہے مگر جب کوئی کہیں کام سیکھنے پر لگتا ہے تو چاہتا ہے کہ اُسے بھی پندرہ بیس ہزار روپے ملیں۔ یہ خواہش بے جا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کام سیکھنے کے دوران پوری توجہ کام سیکھنے پر ہونی چاہیے نہ کہ کمانے پر۔ نئی نسل کا یہ حال ہے کہ عملی زندگی کی ابتدا کرنے کے لیے معمولی رقم کی ملازمت ملے تو اُس پر دوستوں کے ساتھ بزم آرائی یا پھر اسمارٹ فون پر گیم کھیلنے کو ترجیح دیتی ہے۔ نئی نسل محنت سے یوں بھاگتی ہے جیسے یہ کوئی بیماری ہو جس سے بچنا ناگزیر ہو۔ عمومی سطح پر یہ بھی طے نہیں کیا جاتا کہ کس شعبے میں جانا ہے، کیا کرنا ہے۔ جب شعبہ ہی طے نہ کیا گیا ہو تو دل چسپی کہاں سے پیدا ہو گی؟ عملی زندگی کے لیے تیاری شروع کرنے کی جو عمر ہوتی ہے وہ آج کل فضول سرگرمیوں میں ضائع کی جاتی ہے۔ نوجوان رات رات بھر ہوٹلوں پر بیٹھے رہنے کو ترجیح دیتے ہیں مگر کچھ کرنے کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اس حوالے سے والدین بھی بہت حد تک قصوروار یا ذمہ دار ہیں کہ وہ بچوں کو محنت کی عظمت سے رُوشناس نہیں کراتے، انہیں جاں فشانی سے کام کرنے کی تحریک نہیں دیتے۔ والدین یا خاندان کے بزرگوں کا فرض ہے کہ وہ نوجوانوں کو یہ سمجھائیں کہ جب تک کوئی اچھی نوکری نہیں مل جاتی' اُس وقت تک کوئی بھی نوکری کر کے تجربہ حاصل کرنے میں کچھ ہرج نہیں۔ سوشل میڈیا نے نئی نسل کا دماغ خراب کر دیا ہے۔ چھوٹی عمر سے ہی بڑے بڑے خواب دیکھنے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ نوجوانوں کا حال یہ ہے کہ وہ تجربے کی اہمیت کو تسلیم اور قبول کرنے کے لیے تیار ہی نہیں۔ اُن کے ذہن میں صرف یہ بات سما گئی ہے کہ جب تک کوئی ڈھنگ کی نوکری نہ ملے تب تک اپنے آپ کو ضائع نہیں کرنا' یعنی کوئی معمولی جاب نہیں کرنی۔ آج ملک بھر میں ایسے لاکھوں نوجوان ہیں جو معمولی نوکری کے ذریعے تجربہ حاصل کرنے کے بجائے گھر پر آرام کرنے کے مرض میں مبتلا ہیں۔ جن کی آمدن اچھی ہے اُن کی اولاد کو کچھ کرنے کی تحریک ملتی ہی نہیں۔ جب بھی کچھ آسانی سے میسر ہو تو خواہ مخواہ محنت کیوں کی جائے! اگر والدین اولاد کو بھی کچھ بہت آسانی سے فراہم کرتے ہوں تو اُن میں خود کچھ کرنے کی لگن کم ہی پیدا ہوتی ہے۔ ایسے نوجوان کسی بھی نوکری کو یہ کہتے ہوئے لات مار دیتے ہیں کہ "ہم اپنے باپ کی تو سنتے نہیں، تیری کیوں سنیں!"

ہم بے روزگاری کو ایک ہی زاویے سے دیکھتے ہیں۔ روایتی زاویہ یہ ہے کہ نوکری ملتی نہیں۔ دوسرا زاویہ یہ کہ آجروں کو اچھے ملازم نہیں ملتے۔ کسی بھی آجر سے پوچھیے کہ افرادی قوت کا معاملہ کیا ہے تو وہ یہی کہے گا کہ جن کے دل میں کام کرنے کی لگن اور پوری دیانت پائی جاتی ہو ایسے لوگ اب خال خال ہیں۔ لوگ بے روزگاری کا رونا روتے ہیں اور آجر کہتے ہیں کہ ادارے کو مضبوط بنانے کے لیے جو نوجوان مطلوب ہیں وہ نہیں ملتے۔

معاشی و معاشرتی اُمور کے ماہرین کہتے ہیں کہ ملازمتیں بہت ہیں مگر آج کی نسل اُن پر متوجہ نہیں ہوتی۔ ماحول سے متعلق ٹیکنالوجی، زراعت، مویشی پروری، روایتی ہنر، متبادل توانائی، آبی نظام کا نظم و نسق، ٹرانسپورٹ، کارپینٹری، ویلڈنگ، لوہاری، چرم، آلات کی تیاری اور دوسرے بہت سے شعبوں میں کرنے کو بہت کچھ ہے مگر نوجوان اُس طرف جاتے ہی نہیں۔ ان شعبوں میں ملازمت بھی کی جا سکتی ہے اور اپنا ذاتی کام بھی۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج کی نسل کو کچھ سیکھنا نہیں، اپنے کمفرٹ زون سے باہر آنا نہیں۔ کوئی بھی ایسے دھندے کو پسند نہیں کرتا جس میں ہاتھ کالے اور کپڑے گندے ہوں۔ سب کو صاف ستھرا کام پسند ہے۔ سب پنکھے کے نیچے، بلکہ ائرکنڈیشنڈ کمرے میں بیٹھ کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ اب یہ تو ممکن ہی نہیں۔ کسی شعبے میں اپنے آپ کو کھپا کر تجربہ حاصل کرنے کی صورت میں مستقبل کو تابناک بنانے کی ذہنیت کسی کسی کی ہے۔

نئی نسل جو کچھ سوچتی ہے اُس پر حکومت اور معاشرتی و معاشی امور کے ماہرین کو غور کرنا چاہیے۔ بہت سے بے بنیاد تصورات نئی نسل کی ذہنی ساخت کا حصہ بن چکے ہیں۔ یہ بے بنیاد تصورات اُسے ڈھنگ سے کچھ کرنے نہیں دیتے۔ کوئی خوش فہمیوں کے دائرے میں گھوم رہا ہے اور کوئی غلط فہمیوں کی بھول بھلیاں میں پھنس کر رہ گیا ہے۔ ہم نے بے روزگاری کو محض مسئلہ سمجھ لیا ہے، بحران کے طور پر قبول نہیں کیا۔ یہی سبب ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ معاملہ سنگین سے سنگین تر ہوتا جا رہا ہے۔ حکومت کو ماہرین کی مدد سے اس طرف متوجہ ہونا چاہیے کیونکہ بے روزگاری کے نتیجے میں نئی نسل کی بدحواسی بڑھ رہی ہے۔ بڑھتی ہوئی بدحواسی جرم پسندی کی طرف لے جاتی ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے پاکستان کی دو یا تین نسلیں بے روزگاری سمیت متعدد مسائل کے ہاتھوں تباہی سے دوچار ہوئی ہے۔

ہم اب تک بے روزگاری کو سمجھ ہی نہیں پائے۔ حقیقی بے روزگاری وہ ہوتی ہے کہ جب انسان کچھ کرنا چاہے اور کام نہ مل رہا ہو۔ ایسی کیفیت اس وقت کسی بھی معاشرے میں نہیں۔ ہر معاشرے میں چند ایسے شعبے موجود ہیں جن میں افرادی قوت کی کمی ہے

اماراتی سرمایہ کاری گروپ ایم جی ایکس کی بائنانس میں

2 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری

ابوظہبی کے حمایت یافتہ سرمایہ کاری گروپ 'ایم جی ایکس' نے بائنانس میں **2** ارب ڈالر کی کرپٹو کرنسی کی سرمایہ کاری کی ہے، کمپنیوں نے بدھ کو کہا کہ جس سے دنیا کے سب سے بڑے کرپٹو ایکسچینج اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تعلقات مضبوط ہوئے ہیں۔ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق یہ معاہدہ، جسے بائنانس نے اپنی پہلی ادارہ جاتی سرمایہ کاری کا نام دیا ہے، کرپٹو صنعت میں اب تک کی سب سے بڑی سرمایہ کاری میں سے ایک ہے۔اس میں ایم جی ایکس کو اسٹیبل کوائن میں سرمایہ کاری کرنے کے بعد اقلیتی شیئر ہولڈر بنتے ہوئے دیکھا جائے گا، یہ ایک قسم کی کرپٹو کرنسی ہے، جو ڈالر جیسی کاغذی کرنسی سے منسلک ہے۔

امریکہ نے چین کی بنی ہوئی بیٹریوں کی خریداری کو روکنے کے بل کی منظوری دی

امریکی ایوان نمائندگان نے چین سے متعلق دو بلوں کی منظوری دی، جو دونوں ہی محکمہ ہوم لینڈ سیکیورٹی کو چینی کمپنیوں کی تیار کردہ بیٹریاں خریدنے سے روکتے ہیں اور چین کی جانب سے خطرات کو ٹریک کرنے اور ان سے نمٹنے کے لیے محکمے کے اندر ایک ورکنگ گروپ قائم کرتے ہیں۔ وائس **آ؟**ف امریکہ کی رپورٹ کے مطاقبیر، **10** مارچ کو، ایوان نمائندگان نے صوتی ووٹ کے ذریعے غیر ملکی مخالف بیٹری انحصار ایکٹ کو منظوری دی۔ وائس آف امریکہ کی رپورٹ کے مطابق، ایوان کے قوانین کی معطلی کے تحت بل پر ووٹ دیا گیا، یہ طریقہ کار اکثر کانگریس کے ذریعے دو طرفہ حمایت کے ساتھ غیر متنازعہ بلوں کی منظوری کو تیز کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

امریکا کا روس پر یوکرین سے ایک ماہ کی غیر مشروط جنگ بندی پر زور

امریکا نے روس پر زور دیا ہے کہ وہ یوکرین میں ایک ماہ کی جنگ بندی پر 'غیر مشروط' طور پر رضامندی ظاہر کرے۔ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ ان کا ملک لڑائی روکنے کے لیے معاہدہ قبول کرنے کو تیار ہے، اور امریکا نے اشارہ دیا ہے کہ اگر کریملن نے انکار کیا تو وہ 'سخت' جواب جاری کرے گا۔فروری **2022** میں روس کے حملے کے بعد سے جاری **3** سالہ جنگ میں اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں، امریکا اور یوکرین کی مشترکہ تجویز جنگ بندی کی تلاش میں تازہ ترین پیش رفت ہے۔خیال رہے کہ ڈیڑھ ہفتہ قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے زیلنسکی کو وائٹ ہاؤس سے نکال دیا تھا اور اس کے بعد کیف کے ساتھ تمام فوجی امداد اور انٹیلی جنس شیئرنگ روک دی تھی۔منگل کے روز سعودی عرب میں ہونے والے مذاکرات میں یوکرین کی جانب سے جنگ بندی کی تجویز پر رضامندی کے بعد امریکا نے فوجی امداد، انٹیلی جنس شیئرنگ اور سپلائی بحال کر دی تھی۔فرانس کے وزیر دفاع سیباسٹین لیکرنو نے پیرس میں برطانیہ، جرمنی، اٹلی اور پولینڈ کے وزرائے دفاع سے ملاقات کے بعد کہا کہ تقریباً **15** ممالک نے یوکرین کے لیے ایک نئے سیکیورٹی ڈھانچے پر تبادلہ خیال کرنے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔'اعتماد نہیں' اپنے پہلے تبصرے میں کریملن نے کہا کہ وہ مزید معلومات کا انتظار کر رہا ہے، لیکن اس ماہ کے اوائل میں روسی وزارت خارجہ نے کہا تھا کہ عارضی جنگ بندی 'ناقابل قبول' ہے۔کیف میں زیلنسکی نے کہا کہ اگر ماسکو نے اس خیال کو قبول نہ کیا تو امریکا اس پر دباؤ ڈالے گا، میں سمجھتا ہوں کہ ہم مضبوط اقدامات پر بھروسہ کر سکتے ہیں، میں اب تک تفصیلات نہیں جانتا لیکن ہم پابندیوں اور یوکرین کو مضبوط بنانے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یوکرین کے رہنما نے کہا کہ سب کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ آیا روس جنگ بندی اور خاموشی چاہتا ہے یا وہ لوگوں کو قتل کرنا جاری رکھنا چاہتا ہے؟ لیکن انہوں نے کہا کہ جب روس کے ساتھ جنگ بندی کے خیال کی بات آتی ہے تو یوکرین کے لوگوں میں کوئی اعتماد نہیں ہے۔ان کا کہنا تھا کہ میں نے کئی بار اس بات پر زور دیا ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی روسیوں پر بھروسہ نہیں کرتا۔یہ پیشکش یوکرین کے لیے میدان جنگ میں ایک مشکل لمحے میں آئی ہے۔یہ ملک کے مشرق اور جنوب میں اپنی جگہ کھو رہا ہے، جہاں حکام نے بتایا کہ بدھ کے روز آٹھ افراد ہلاک ہوئے۔

یہاں تک کہ اگر روسی صدر ولادیمیر پیوٹن جنگ بندی پر راضی ہو جاتے ہیں تو بھی بات چیت میں بہت کچھ غیر یقینی ہے۔یوکرین نے سلامتی کی ضمانت کے لیے زور دیا ہے لیکن ٹرمپ نے نیٹو کی رکنیت سے انکار کر دیا ہے۔کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے کہا کہ انہیں لگتا ہے کہ مارکو روبیو اور قومی سلامتی کے مشیر مائیکل والٹز ماسکو کو 'مذاکرات اور طے پانے والی مفاہمت کے بارے میں آگاہ' کریں گے۔جہاں حکام نے بتایا کہ بدھ کے روز آٹھ افراد ہلاک ہوئے۔ یہاں تک کہ اگر روسی صدر ولادیمیر پیوٹن جنگ بندی پر راضی ہو جاتے ہیں تو بھی بات چیت میں بہت کچھ غیر یقینی ہے۔یوکرین نے سلامتی کی ضمانت کے لیے زور دیا ہے لیکن ٹرمپ نے نیٹو کی رکنیت سے انکار کر دیا ہے۔کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے کہا کہ انہیں لگتا ہے

ٹرمپ کی دھمکیاں دانشمندی نہیں، جوہری ہتھیار بنائیں تو کوئی روک نہیں سکتا، خامنہ ای

ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے امریکا کے ساتھ جوہری معاہدے پر بات چیت کے خیال کو مسترد کر دیا ہے، یہ بیان ایسے موقع پر سامنے آیا ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے جوہری مذاکرات کے حوالے سے دھمکی آمیز خط ایران کو موصول ہوا ہے۔ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق ٹرمپ نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ انہوں نے خامنہ ای کو ایک خط بھیجا ہے، جس میں جوہری مذاکرات کی تجویز پیش کی گئی ہے، لیکن ساتھ ہی متنبہ کیا ہے کہ 'ایران سے نمٹنے کے دو طریقے ہیں، ایک فوجی کارروائی، دوسرا آپ جوہری ہتھیاروں کو ترک کرنے کا معاہدہ کرلیں۔'یہ خط بدھ کے روز متحدہ عرب امارات کے صدر کے سفارتی مشیر انور قرقاش نے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے حوالے کیا۔خامنہ ای نے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ کے مذاکرات کے لیے مطالبات بہت زیادہ ہیں، ایسے میں کوئی بھی بات چیت ایران پر پابندیوں کو سخت کرے گی، ایران پر دباؤ میں اضافہ کیا جائے گا۔سنہ **2018** میں ٹرمپ نے عالمی طاقتوں کے ساتھ تہران کے **2015** کے جوہری معاہدے سے امریکا کو الگ کرلیا تھا، اور ایران پر دوبارہ پابندیاں عائد کردی تھیں، جس نے ایران کی معیشت کو مفلوج کر دیا تھا۔تہران نے ایک سال بعد معاہدے کی جوہری پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ردعمل کا اظہار کیا تھا۔تہران کے ساتھ جوہری معاہدے کے دروازے کھلے رکھتے ہوئے ٹرمپ نے صدر کی حیثیت سے اپنی پہلی مدت میں ایران کو عالمی معیشت سے الگ تھلگ کرنے اور تیل کی برآمدات کو صفر کی طرف لے جانے کے لیے 'زیادہ سے زیادہ دباؤ' کی مہم کو بحال کر دیا ہے۔دوسری جانب چینی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ چین اور روس جمعے کو بیجنگ میں ایرانی حکام کے ساتھ ایرانی جوہری معاملے پر بات چیت کریں گے۔خامنہ ای نے ٹرمپ کے فوجی کارروائی کی دھمکی والے خط کے جواب میں کہا کہ امریکی دھمکیاں غیر دانشمندانہ ہیں، امریکا عسکریت پسندی کی دھمکیاں دے رہا ہے۔خامنہ ای نے طلبہ سے ملاقات میں کہا کہ 'میری رائے میں یہ دھمکی غیر دانشمندانہ ہے، ایران جوابی کارروائی کی صلاحیت رکھتا ہے اور یقینی طور پر امریکا کو دھچکا لگے گا۔'سرکاری میڈیا کے مطابق خامنہ ای نے یونیورسٹی کے طلبہ کے گروپ کو بتایا کہ ٹرمپ کی جانب سے مذاکرات کی پیشکش دھوکا ہے جس کا مقصد رائے عامہ کو گمراہ کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ جب ہم جانتے ہیں کہ وہ مذاکرات کا احترام نہیں کریں گے تو مذاکرات کا کیا مطلب ہے؟ سرکاری میڈیا نے خامنہ ای کے حوالے سے کہا کہ امریکی پیشکش اور دھمکیاں رائے عامہ کو دھوکا دینا ہے۔انہوں نے **2015** کے تاریخی جوہری معاہدے سے واشنگٹن کی دستبرداری کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا کہ 'ہم بیٹھے رہے اور کئی سال تک مذاکرات کیے، اسی شخص نے دستخط شدہ معاہدے کو پھاڑ کر میز سے پھینک دیا تھا۔'ایران نے پابندیوں کی موجودگی میں باضابطہ طور پر مذاکرات سے انکار کیا ہے، خامنہ ای نے کہا کہ امریکا کے ساتھ مذاکرات سے پابندیاں نہیں ہٹائی جائیں گی، بلکہ وہ پابندیوں کو مزید سخت کر دے گا۔خامنہ ای نے کہا کہ جوہری ہتھیاروں کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ امریکا ایران کو جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دے گا، اگر ہم جوہری ہتھیار بنانا چاہتے تو امریکا ہمیں روک نہیں سکتا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہیں، ہم جوہری ہتھیار کی تلاش میں بھی نہیں ہیں، کیونکہ ہم خود ہی ان کا حصول نہیں چاہتے، ایران جنگ نہیں چاہتا لیکن اگر کوئی کارروائی کرتا ہے

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل سرینگر
عنوان: درخواست از جانب سید شبیر رضوی ولد سید علی رضوی ساکنہ علمگری بازار سرینگر بغرض بولی دیودار درختان واقع زونی مر (علمگری بازار غازی ڈوری) سرینگر

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ دیودار درختان در موضع زونی مر نزدیک غزی ڈوری علمگری بازار میں دیودار درختان کی کٹائی شاخ تراشی کرنی مطلوب ہے۔

معاملہ زیر بحث کے نسبت اس ضمن میں مورخہ 15/03/2025 بوقت 2 بجے بولی دینی مطلوب ہے لہٰذا خواہشمند حضرات جو wood carving کشمیر آرٹ سے منسلک ہے وہ اس بولی میں شرکت کر سکتے ہیں۔

کامیاب بولی دہندہ کو بولی کی رقم یکمشت ادا کرنا ہوگا۔ تشکیل شدہ کمیٹی کو بولی منظور یا منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

نائب تحصیلدار زونی مر

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب غلام حسن شاہ ولد غلام محمد شاہ ساکنہ موضع شیر آباد کھور پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسران خود قیصر الدین شاہ و زاہد الدین شاہ و غفران الدین شاہ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز سائل مذکورہ موضع شیر آباد کھور پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کے پسران خود قیصر الدین شاہ مورخہ 05/06/2015 و زاہد الدین شاہ مورخہ 05/06/2016 و غفران الدین شاہ مورخہ 28/08/2020 کو پیدا ہوئے ہیں جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسران کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد مقبول صوفی ولد محمد احمد صوفی ساکنہ موضع ملہ بھوشن تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود یاسمینہ بانو

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع ملہ بھوشن تحصیل پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق سکول ریکارڈس سائل مذکورہ کی دختر خود یاسمینہ بانو مورخہ 05/04/2008 کو پیدا ہوئی ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد اقبال بٹ ولد محمد قاسم بٹ ساکنہ موضع ہنگ ٹینگو سنگھ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق خود

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع ہنگ ٹینگو سنگھ پورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق سکول ریکارڈس سائل مذکور مورخہ 20/02/1990 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

ہانگ کانگ کے کارکن کو جمہوریت نواز مظاہروں میں ملوث ہونے پر سزا

ایک سماجی کارکن اور حقوق کارکن، جیکی چن کو ہانگ کانگ کے **2019** کے جمہوریت نواز مظاہروں کے دوران ہونے والے فسادات میں حصہ لینے کا قصوروار پایا گیا۔ آر ایف اے کے مطابق، چن نے دیگر سماجی کارکنوں کے ساتھ مل کر پولیس اور مظاہرین کے درمیان ثالثی کی کوشش کی۔اس نے **31** اگست **2019** کو احتجاج کے دوران پولیس کو تحمل سے کام لینے اور غیر مہلک گولیوں کے استعمال سے گریز کرنے کے لیے لاوڈ اسپیکر کا استعمال کیا۔ **2019** کے احتجاج کے دوران اور اس کے بعد، پولیس نے **10,000** سے

مسلح اسرائیلی آبادکاروں کا وادی اردن کے بدوؤں کی بستی پر حملہ، سیکڑوں بھیڑیں ساتھ لے گئے

مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ اسرائیلی آبادکاروں نے اسلحہ کے زور پر وادی اردن میں بدو برادری کی سیکڑوں بھیڑیں چرا لی ہیں، یہ وادی اردن میں حالیہ سب سے بڑے واقعات میں سے ایک ہے۔جس میں علاقے میں بدوؤں پر حملہ کیا گیا اور انہیں ہراساں بھی کیا گیا۔ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق غزہ کی لڑائی شروع ہونے کے بعد سے علاقے میں اس طرح کے حملوں میں اضافہ ہوا ہے، عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ جمعہ کو اسرائیل کے زیر قبضہ مغربی کنارے کے شہر جیریکو کے شمال میں عین العوجا کے قریب ہونے والے واقعے کی شدت اس سے کہیں زیادہ ہے۔اس کمیونٹی کے ایک رہائشی ہانی زاید نے بتایا کہ 'یہ اب تک کا سب سے بڑا واقعہ تھا، ہم لوگوں نے حملے میں **70** بھیڑیں کھو دی ہیں'، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ برسوں کے تجربے کے بعد پولیس سے مدد کی اپیل کرنے کے خیال کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ان کا کہنا تھا کہ پولیس کچھ نہیں کرتی، کبھی بھی کسی کام میں ہماری مدد نہیں کی، اگر آپ انہیں بتائیں کہ آبادکار آپ کی بھیڑوں کو لے جا رہا ہے، تو وہ پوچھیں گے 'کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ آپ کی ہے؟' مقامی باشندوں کا کہنا ہے کہ تقریباً **1500** بھیڑ بکریوں کو آبادکار اپنے ساتھ لے گئے، پولیس اور فوجیوں کی نگرانی میں جانوروں کو گاؤں

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب شبیر احمد گنائی ولد غلام محمد گنائی ساکنہ موضع اگری کلان تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود سادیہ شبیر

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز سائل مذکورہ موضع اگری کلان تحصیل پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کی دختر خود سادیہ شبیر مورخہ 22/05/2019 کو پیدا ہوئے ہیں جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

PUBLIC NOTICE

I QAZI NUMAAN S/O QAZI MOHD YASEEN SHAH R/O AQUILMIR KHANYAR SGR HAS WRONGLY MENTIONED IN MY DOB CERTIFICATE AS MY MOTHER,S NAME AS PARVEENA AKHTAR INSTEAD OF PERVEENAAKHTER. NOW I WANT CORRECT IT IF ANY BODY HAVE ANY OBJECTIONS IN THIS REGARD HE /SHE MAY CONTACT CONCERNED AUTHORITY WITH IN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

شمالی ریلوے
ٹینڈر نوٹس

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، شمالی ریلوے، فیروزپور کے ذریعہ مقررہ پروفارمہ پر مندرجہ ذیل سرپرستی دلچسپی کا اظہار طلب کی جاتی ہیں:

1.	کام کی تفصیلات	ہیلتھ سینٹر جموں توی کیلئے ریڈیولوجی سروسیز دستیاب کرانے کیلئے پینل میں شامل ہونے کیلئے مشہور رجسٹرڈ اور لائسنس ہولڈر ریڈیولوجی سینٹروں سے دلچسپی کا اظہار۔
2.	مدت	کام شروع ہونے کی تاریخ سے دو سال
3.	کام کی تخمینہ لاگت	کوئی نہیں
4.	بیعانہ کی رقم	کوئی نہیں
5.	ٹینڈر فارم کی لاگت	کوئی نہیں
6.	ٹینڈر فارم کو حاصل کرنے کیلئے تاریخ اور وقت	چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈویژنل ہاسپٹل فیروزپور سے کسی بھی کاروباری دن کو مورخہ 17-03-2025 سے 09-04-2025 تک 11.00 بجے تک وصول کئے جاسکتے ہیں۔
7.	ٹینڈر باکس کی جگہ	چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ دفتر، شمالی ریلوے فیروزپور
8.	ٹینڈر دستاویزوں کو جمع کرنے کیلئے تاریخ اور وقت	09-04-2025 کو 11.00 بجے تک۔ ٹینڈر باکس کو 09-04-2025 کو 11.30 بجے کھولا جائے گا۔

نوٹ: مذکورہ کام کے برابر دیگر طرح کے کام کی تشریح: لاگو نہیں۔
ٹیلر نمبر 15۔ میڈیا ولیٹی کیشن مورخہ 13-03-2025
797/2025
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب عبدالحمید ملک ولد عبداللہ ملک ساکنہ موضع مہاراجپورہ کنگم ڈارہ تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود فیصل حمید

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع مہاراج پورہ کنگم ڈارہ تحصیل پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق سکول ریکارڈس سائل مذکور کا پسر خود فیصل حمید مورخہ 15/07/2010 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب عبدالحمید ہرہ ولد غلام حیدر ہرہ ساکنہ ملہ بھوشن تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود انجم زہرا

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع ملہ بھوشن پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق سکول سرٹیفکیٹ سائل مذکور کی دختر خود انجم زہرا مورخہ 06/12/2013 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

شمالی ریلوے
ای۔ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس اپلیکیشن نمبر 329-2024-25-DEN-III-FZR مورخہ 11-03-2025

سینئر ڈویژنل انجینئر، تھرڈ، فیروزپور کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل ای۔ٹینڈرز آخری تاریخ 01-04-2025 بوقت 15.00 بجے تک www.ireps.gov.in پر طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل/ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنے اصل/ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔ مینوئل ٹینڈر جائز نہیں ہیں اور ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو منظور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار ٹینڈر فارم کی لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب بھگتان موڈ جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ سے ٹینڈر دستاویز لاگت اور بیعانہ کی رقم کیلئے اس ٹینڈر کیلئے بھگتان کرنے کی اجازت ہے۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بنکر چیک، جمع رسید، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ مینوئل بھگتان کی اجازت نہیں ہے۔

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر زمرہ	بولی سسٹم
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	بولی اختتام کی تاریخ اور وقت
10-03-2025	18-03-2025	01-04-2024 کو 15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1	329-2024-25-DEN-III FZR	ڈویژنل انجینئر۔ تھرڈ، فیروزپور کے دائرہ اختیار علاقہ میں 5 سالوں کیلئے ٹریک بیسڈ الیکٹرونک ڈائپ ریل گیز فیس لوبریکیٹر 36 عدد کی سپلائی، انسٹالیشن اور کمیشننگ کا کام۔

مشتہر قیمت (روپے)	بیعانہ کی رقم (روپے)	آفر کی ویلیڈیٹی	مدت تکمیل کام
4,78,46,503.20/-	3,89,200.00/-	90 دن	60 مہینے

خصوصی تکنیکی معیارات: "ٹریک بیسڈ لیوبریکیٹر کیلئے صرف آر ڈی ایس او منظور شدہ وینڈرز ہی اس ٹینڈر میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ویلڈٹی تاریخ کے ساتھ منظور شدہ سرٹیفکیٹ کی کاپی ٹینڈر کے ساتھ پیش کی جانی چاہئے۔
نوٹ: 1 ٹینڈر ڈالنے سے پہلے، ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔ 2. ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کا مطالعہ کریں اور انگریزی ورژن ہی جائز ہوگے۔
794/25
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

افغانستان میں پوست کی کاشت پر پابندی سے افیون کی قیمتوں میں 10 گنا اضافہ

اقوام متحدہ کے منشیات کے نگران ادارے نے کہا ہے کہ طالبان حکام کی جانب سے پوست کی کاشت پر عائد پابندی کے بعد افغانستان میں افیون کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور جرائم پیشہ گروہوں کو بھاری منافع مل رہا ہے۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق ویانا میں قائم اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات و جرائم (یو این او ڈی سی) نے ایک بیان میں کہا کہ **2024** میں افیون کی قیمت **750** ڈالر فی کلوگرام تک پہنچ گئی، جو **2022** میں **75** ڈالر فی کلوگرام کے مقابلے میں دس گنا زیادہ ہے جب طالبان حکومت نے پوست کی کاشت پر پابندی عائد کی تھی۔ماضی میں دنیا میں سب سے زیادہ افیون پیدا کرنے والے ملک افغانستان میں پابندی کے بعد سے افیون کی پیداوار میں تیزی سے کمی دیکھنے میں آئی ہے، اس اقدام سے اسمگلنگ کو روکا گیا اور ہیروئن اور افیون کی ضبطی میں **2021** کے مقابلے میں **50** فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ قیمتوں میں اضافہ ہوا۔یو این او ڈی سی کا کہنا ہے کہ کم تجارتی حجم کے باوجود فی کلوگرام بلند قیمت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اب بھی بڑے پیمانے پر منافع کمایا جا رہا ہے، جس سے بنیادی طور پر منظم جرائم پیشہ گروہوں میں شامل بڑے تاجروں اور برآمد کنندگان کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔یو این او ڈی سی کا کہنا ہے وا این او ڈی سی کا کہنا ہے کہ کم تجارتی حجم کے باوجود فی کلوگرام بلند قیمت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اب بھی بڑے پیمانے پر منافع کمایا جا رہا ہے، جس سے بنیادی طور پر منظم جرائم پیشہ گروہوں میں شامل بڑے تاجروں اور برآمد کنندگان کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔یو این او ڈی سی کا کہنا ہے کہ افغانستان میں طویل عرصے سے افیون کی اوسط قیمت **75** ڈالر فی کلوگرام تھی لیکن **2021** میں طالبان حکام کے اقتدار سنبھالنے کے بعد اس میں اضافہ ہوا اور دسمبر **2023** میں یہ **800** ڈالر فی کلوگرام کی ماہانہ بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ **2022** کے اختتام تک ملک میں موجود افیون کا تخمینہ **13200** ٹن تھا، جس میں سے زیادہ تر بڑے تاجروں اور برآمد کنندگان کے پاس ہے، یہ مقدار **2027** تک افغان افیون کی طلب کو پورا کرنے کے لیے کافی ہوگی۔

بچوں کو جینے دیجئے

تحریر
سندس زہرا

بچوں کوان کی اپنی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کے مواقع دینے چاہئیں۔

دن بدن نوجوان نسل میں خودکشی کا رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہر تیسرا فرد پژمردگی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ ہمارے ہاں نفسیاتی مسائل کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی۔ ہم وہ لوگ ہیں جو سر درد اور پیٹ درد ہو تو اپنا علاج خود کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کے پاس تب جاتے ہیں جب بیماری شدت اختیار کرتی ہے، ورنہ ہر درد کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پھر ہم نفسیاتی امراض کے متعلق کیسے سنجیدہ ہو سکتے ہیں۔

جب ہمارا کوئی قریبی دوست خودکشی کر لیتا ہے تو دوست کہتے ہیں کاش یہ ہم سے اپنی پریشانی شیئر کر لیتا، مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکل آتا۔ جیتے جی کوئی پوچھتا نہیں، مرنے کے بعد سب ہمدرد بن جاتے ہیں۔

زیادہ تر افراد دوست احباب سے اپنے مسائل چھپاتے ہیں اور اندر ہی اندر گھلتے رہتے ہیں۔ کچھ لوگ بھیڑ میں بھی تنہا ہوتے ہیں۔ وہ اپنی بات کسی سے کہنا سننا چاہتے ہیں لیکن ان کی سننے والا کوئی نہیں ہوتا۔ وہ اپنی پریشانی و دکھ میں گھر کر مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جب مایوسی حد سے زیادہ بڑھنے لگتی ہے تو وہ زندگی سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اسے جینے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ اس کے برعکس اگر ایسے افراد جن کے اچھے دوست ہوں، وہ بہت جلد اس کیفیت سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ خودکشی کرنے والے نوجوان زیادہ تر مہنگائی اور بیروزگاری سے تنگ ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ طالب علم جن سے والدین اور اساتذہ کی ضرورت سے زیادہ توقعات وابستہ ہوتی ہیں۔ طالب علموں میں خودکشی کا رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے، جس میں قصور والدین اور اساتذہ کا ہوتا ہے جو بچے کے نازک کندھوں پر اس کی ہمت و سکت سے زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں۔

ابھی کچھ دن پہلے کی بات ہے۔ ہماری قریبی دوست کی چھوٹی بہن کرن (جو نویں جماعت کی طالبہ تھی) نے شدید ذہنی دباؤ میں خودکشی کر لی۔ ہر آنکھ اس معصوم بچی کی موت پر اشک بار تھی۔ آخر اتنی سی بچی نے کس کے غم میں خودکشی کر لی۔ کرن کی خودکشی کا باعث اس کی کلاس ٹیچر بنی، جو کلاس کی سب سے ذہین و قابل بچی کو باقی سب بچوں سے زیادہ اہمیت دیتی تھی اور اس سے پیپرز میں پورے پورے نمبرز چاہتی تھی۔ کرن لائق فائق ہونے کے باوجود امتحان سے پہلے ہی ہمت ہار گئی اور اپنی زندگی ختم کر لی۔

اخبارات اور ٹی وی چینلز پر آئے روز ایسی خبریں سننے پڑھنے کو ملتی ہیں۔ پھر بھی والدین اور اساتذہ کو فرق نہیں پڑتا۔ بچے چاہے جان سے چلے جائیں۔ والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ خاندان بھر میں ان کے بچے کا شاندار رزلٹ ہو، اور وہ خوب واہ واہ سمیٹیں۔ اساتذہ کو اپنے اسکول کے رزلٹ کی فکر ہوتی ہے۔ وہ مقابلے کی دوڑ میں بچوں کی ذہنی صلاحیت سلب کر دیتے ہیں۔

ایک وقت تھا۔ دسویں اور بارہویں کا رزلٹ آتا تو بچے گھر آ کر ماں کو صرف اتنا کہتے "ماں میں پاس ہو گیا"۔ تو ماں صدقے واری ہو جاتی۔ نہ کسی کو گریڈز کی پرواہ ہوتی نہ نمبروں کی۔ بس پاس ہونا کافی سمجھا جاتا۔ بچہ بھی ہواؤں میں اڑتا پھرتا کہ شکر ہے میں پاس ہو گیا۔ اب گریڈز کو لے کر والدین اور اساتذہ بچوں کو اتنی ٹینشن دیتے ہیں کہ وہ ڈپریشن میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔ بچے سے امید لگانا الگ بات ہے لیکن معصوم جان کو اپنا مطلوبہ ہدف پورا کرنے کیلئے پریشرائز کرنا سراسر غلط عمل ہے۔ ذہین بچے ضروری نہیں مضبوط اعصاب کے مالک بھی ہوں۔ والدین ہوں یا اساتذہ دونوں کو چاہیے کہ بچے پر اچھے گریڈز کی خاطر اتنا دباؤ مت ڈالیں کہ بچہ ذہنی اذیت سے دوچار ہو کر خودکشی کر لے۔ بچوں کی ذہانت و قابلیت کو ان کی کمزوری نہ بنائیے۔

کچھ بچے رزلٹ والے دن کم نمبر آنے پر گھر جلدی نہیں آتے۔ وہ اپنے والدین کی ناراضی اور مار کے ڈر سے چھپتے پھرتے ہیں۔ پھر وہ اسکول اور ٹیچرز جن کے ساتھ بہت حسین یادیں وابستہ ہوتی ہیں، بچہ رزلٹ آنے کے بعد بہت چاہنے کے بعد بھی شرمندگی کے مارے نہیں جاتا۔ عموماً ٹاپ کرنے والے بچے ہی پرانے اسکول اساتذہ کو ملنے جاتے ہیں۔ بچوں کو امتحان سے پہلے ہی ایوریج یا کم گریڈ لانے کی وجہ سے بلاوجہ کی ٹینشن میں مبتلا نہیں کیجئے۔

ایک تحقیق کے مطابق جو بچے کلاس میں ٹاپ کرتے ہیں، وہ زندگی میں ان بچوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں جو پڑھائی میں ایوریج ہوتے ہیں۔ وہ معاشرتی زندگی کو اچھے انداز میں سمجھتے ہیں اور کامیاب زندگی گزارتے ہیں۔ والدین اور اساتذہ کو لگتا ہے کہ وہ جو بچوں کیلیے چاہتے ہیں، وہی بہتر ہے۔ بچے کیا چاہتے ہیں، انھیں فرق نہیں پڑتا۔

ایک بچہ اپنا مضمون منتخب نہیں کر سکتا۔ بہت سے ذہین بچے آرٹس کے مضامین میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن کچھ اسکول ایسے ہیں جو ٹیلنٹڈ بچوں کی چھانٹی آٹھویں جماعت ختم ہونے سے پہلے ہی کر کے الگ سیکشن بنا دیتے ہیں تاکہ ان بچوں پر خصوصی توجہ دی جائے۔ والدین کو بھی بچہ ڈاکٹر، انجینئر چاہیے ہوتا ہے۔ وہ بھی سائنس کے مضامین پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں۔

والدین اور اساتذہ کو اپنے رویوں کو بدلنا ہوگا۔ بچے کیا چاہتے ہیں؟ زندگی میں کیا کرنا اور بننا چاہتے ہیں؟ انہیں اپنی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کے مواقع دینے چاہئیں۔ اور بچوں کی تعلیمی کمزوری کو قبول کر کے انہیں حوصلہ اور ہر مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کے قابل بنائیں۔ جب تک آپ اپنے بچے کی کمزوریاں قبول نہیں کریں گے تو بچہ ایک کامیاب اور پراعتماد انسان کیسے بن پائے گا؟ اگر رویے تبدیل نہ ہوئے تو بچے یوں ہی ڈپریشن کا شکار ہو کر موت کو گلے سے لگاتے رہیں گے۔

1947 کے بچھڑے اب ملے، اپنے خون میں بڑی کشش ہوتی ہے

بھائیوں کو دیکھتے ہی پہچان گئی تھی'

تحریر
محمد زبیر خان

'ہم تین بھائی ہیں ساری زندگی ایک بہن کے لیے ترپتے رہے تھے۔ اپنے خالہ اور ماموں کی بیٹیوں کو بہنیں بنا کر ان کے ساتھ بہنوں والے رسم و رواج نبھاتے رہے۔ قدرت نے اتنے عرصے بعد بہن کو ملایا ہے تو اب خواہش ہے کہ بہن کو جلد از جلد انڈیا کا ویزہ مل جائے اور وہ ہمارے پاس آ کر کچھ دن رہ لیں۔'

یہ کہنا تھا کہ انڈیا کی ریاست پنجاب کے ضلع پٹیالہ کے گاؤں شترانہ کے رہائشی گرومکھ سنگھ کا۔

گرومکھ سنگھ کی بہن ممتاز پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع شیخوپورہ میں رہائش پذیر ہیں۔ تقسیم برصغیر کے وقت یہ بہن بھائی بچھڑ گئے تھے۔ اب سے کوئی دو سال قبل ان کے آپس میں رابطے بحال ہوئے اور چند ہفتے قبل ان کی کرتارپور میں ملاقات ہوئی تھی۔

ممتاز بی بی کا کہنا ہے کہ "اپنے خون میں بڑی کشش ہوتی ہے۔ بھائیوں کو دیکھتے ہی پہچان گئی تھی۔ اب خواہش ہے کہ کچھ دن میں ان کے پاس رہنے کے لیے جاؤں اور کچھ دن وہ میرے پاس رہنے کے لیے آئیں۔"

یہ کیسے بچھڑے اور کیسے ملے؟ ان بہن بھائیوں کی ملاقات میں سب سے اہم کردار گرومکھ سنگھ کے **30** سالہ بھتیجے سکھجندر سنگھ نے ادا کیا تھا۔

ممتاز

سکھجندر سنگھ نے ملن کی اس کہانی کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ "میں نے اپنے بڑوں سے پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع شیخوپورہ میں اپنے گاؤں سیکھم کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ ہمارے بڑے اس بارے میں اس طرح بات کرتے تھے کہ ان کا اصل گاؤں سیکھم ہی ہے۔ تو میرے لیے بھی سیکھم ہی اصل گاؤں ٹھہرا تھا۔

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ میں برسوں سے کوشش کر رہا تھا کہ کسی نہ کسی طرح سیکھم تک پہنچوں، اس کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتا تھا شاید اس کے لیے اتنا وقت بھی کبھی نہیں ملا جتنا وقت چاہیے تھا اور یہ وقت مجھے کورونا لاک ڈاؤن کے دوران مل گیا تھا۔

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ سوشل میڈیا کے ذریعے سے میں نے شیخوپورہ کے کچھ لوگ تلاش کیے۔ اس طرح سوشل میڈیا پر پنجاب کے بچھڑے لوگوں کو ملانے کے لیے سرگرم عمل پنجابی لہر پلیٹ فارم سے بات ہوئی مگر بات کچھ بن نہیں رہی تھی۔ جوں جوں وقت گزر رہا تھا میرے جنون میں اضافہ ہوتا گیا۔

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے گوگل میپ کے ذریعے شیخوپورہ اور پھر گاؤں سیکھم کو تلاش کیا۔ مجھے میری دادی نے بتا رکھا تھا کہ سیکھم کے پاس ایک نہر گزرتی ہے۔ 'میں گوگل میپ پر اس طرح کے گاؤں کی نشاندہی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔'

"دادی نے کہا کہ اگر یہ ہی ہمارا سیکھم ہے تو اس کے ساتھ والے گاؤں کے نام بتاؤ، میں نے گوگل میپ پر وہ نام دیکھے اور دادی کو بتائے تو میری بیمار دادی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور کہا کہ یہ ہی ہمارا گاؤں ہے۔"

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے سوشل میڈیا پر سیکھم اور سیکھم کے لوگوں کو تلاش کرنا شروع کیا۔ اس تلاش میں سیکھم میں قائم ایک جنرل سٹور عبداللہ کی نشاندہی ہوئی اس کا رابطہ نمبر بھی مل گیا۔

انھوں نے بتایا کہ "میں اس نمبر پر واٹس ایپ پیغام دیتا تو وہ دیکھ کر جواب نہ دیتے۔ پھر میں نے کال کی مگر جواب نہ ملا مگر میں بھی ضد کا پکا تھا۔ ہر تھوڑے دن بعد کال کرتا۔ شاید وہ کال اٹھا لیں مگر میرا خیال ہے کہ انڈیا اور پاکستان کے کشیدہ تعلقات کی وجہ سے وہ کال اٹھا نہیں رہے تھے۔"

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں مگر ایک دن وہ کال عبداللہ جنرل سٹور والے صاحب نے تو نہیں اٹھائی مگر ان کے پاس موجود رجب سکھو نامی نوجوان نے اٹھا لی۔ وہ مجھ سے بات کر کے بہت خوش ہوئے اور یوں ہمارا تعلق بن گیا تھا۔

ان کا کہنا تھا کہ رجب سکھو کچھ زیادہ نہیں جانتے تھے۔ مگر وہ علاقے کے کچھ بزرگوں کو پہچانتے تھے جو حیات تھے۔ انھوں نے ایسے ہی مہتاب نامی ایک بزرگ سے میرا رابطہ کروا دیا تھا۔

حیرت انگیز طور پر جب بزرگ مہتاب سے بات ہوئی تو وہ میرے دادا پالا سنگھ کو اچھی طرح جانتے تھے۔

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ "جب بات شروع ہوئی تو ان کو میں نے بتایا کہ میں پالا سنگھ کا پوتا ہوں۔ وہ پوچھنے لگے کہ سیکھم والا پالا سنگھ جس پر میں نے جی کہا تو ایک دم ہی ماحول بدل گیا۔ مہتاب چاچا زار و قطار رونے لگے، میں ان کی ہچکیاں سن رہا تھا۔ وہ زار و قطار رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ پالا سنگھ اور ان کے والد کے پگڑی بدل بھائی تھے۔

مہتاب چاچا کہہ رہے تھے کہ ہمارا خاندان ہمیشہ ہی سے مسلمان ہے اور پالا سنگھ ہمیشہ ہی سے سکھ تھے مگر دونوں نے آپس میں پگڑیاں بدل کر ایک دوسرے کو بھائی بنا رکھا تھا۔

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ جب میں نے ان کو بتایا کہ میرے دادا پالا سنگھ وفات پا گئے ہیں تو وہ اور رونے لگے۔ 'انھیں کچھ واقعات کا پتا تھا اور کچھ واقعات کا پتا نہیں تھا، کچھ بھول چکے تھے۔ مگر میرے دادا پالا سنگھ کا نام نہیں بھولے تھے۔'

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ یہاں پر یاد رکھنے والی بات ہے کہ تقسیم برصغیر کے وقت سیکھم میں **30** سکھ اور **30** مسلمان خاندان آباد تھے۔ جس میں **29** سکھ خاندانوں نے پاکستان چھوڑ دیا تھا۔ ایک خاندان نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

وہ کہتے ہیں کہ یہاں سے کہانی میں ایک نیا موڑ آتا ہے اور مہتاب چاچا نے میرا رابطہ قمر حیات کے خاندان سے کروا دیا جنھوں نے تقسیم برصغیر سے قبل ہی اسلام قبول کر لیا تھا اور اس خاندان میں ایسے لوگ موجود تھے جنھیں تقسیم برصغیر کے واقعات کے بارے میں معلومات اور کچھ نشان دہی موجود تھی۔

وہ بتاتے ہیں کہ "ان سے بات ہوئی تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ میں اپنی جس بوا (پھوپھی) کو مردہ سمجھ رہا ہوں۔ وہ زندہ ہیں اور ایک خوشحال شاندار زندگی گزار رہی ہیں۔"

تقسیم کے وقت دادی قتل ہو گئی تھیں

قمر حیات نے کیسے سکھجندر سنگھ کی مزید مدد کی اس بارے میں کچھ آگے چل کر بات کرتے ہیں۔ اس سے قبل ہم جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ پالا سنگھ کے ساتھ تقسیم کے وقت کیا واقعات پیش آئے اور انڈیا میں زندگی کیسی گزری تھی۔

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ جب تقسیم ہوئی تو اس وقت میرے دادا پالا سنگھ نے اپنے خاندان کے ہمراہ پاکستان چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ قافلے کے ہمراہ انڈیا کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں حملہ ہوا۔ جو واقعات مجھ تک پہنچے ہیں ان کے مطابق اس وقت میرے دادا پالا سنگھ ایک دو سالہ بچی اور آٹھ سالہ بیٹے کے والد تھے۔

یہ بچی میرے دادی نے گود میں اٹھائی ہوئی تھی۔ فائرنگ ہوئی دادی موقعے پر ہلاک ہو گئیں اور قافلے میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ اس کے بعد دادا کسی طرح اپنے بیٹے کے ہمراہ انڈیا پہنچ گئے۔ جو بعد ازاں انڈیا پہنچ کر وفات پا گیا تھا۔

ان کے مطابق پالا سنگھ کا نام آج بھی سیکھم گاؤں کے بہت لوگوں کو یاد ہے کیونکہ وہ علاقے کے ایک بڑے زمیندار تھے۔

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ تقسیم کے کچھ عرصے کے بعد پالا سنگھ اپنی بیٹی اور اہلیہ کی تلاش کے لیے پاکستان گئے تھے۔ کچھ دن پاکستان میں رہے۔ وہاں پر کیا ہوا یہ زیادہ نہیں پتا انھوں نے بھی کسی کو کچھ زیادہ نہیں بتایا تھا۔

سکھجندر سنگھ کہتے ہیں کہ انڈیا پہنچ کر میرے دادا نے قتل ہونے والی دادی کی بہن سے شادی کر لی تھی۔

"میری اصل دادی وہ ہی ہیں جن کی گزشتہ سال وفات ہوئی ہیں۔ وہ ساری زندگی اپنی بہن کو یاد کرتی رہیں اور ہمیں کہتی رہیں کہ یہ تو پتا چلتا ہے کہ میری بہن قتل ہوئی ہے مگر وہ لڑکی ضرور زندہ ہے۔"

شیخوپورہ میں موجود قمر حیات کہتے ہیں کہ "مجھے میرے والد اور تایا نے تقسیم کے وقت کی باتیں بتا رکھی تھیں۔ یہ ہی باتیں میں اپنے بیٹیوں کو بھی بتاتا ہوں کیونکہ بہر حال ہم لوگ ایک ہی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ دل میں کبھی کبھی یہ خواہش ضرور پیدا ہوتی تھی انڈیا میں موجود اپنے قبیلے کے لوگوں سے رابطہ ہو۔"

یہ موقع سکھجندر سنگھ سے رابطے کے بعد پیدا ہوا۔ وہ جب بھی بات کرتا تو کہتا کہ میری بوا (پھوپھی) کے بارے میں بتاؤ۔ اب میں اس کو کیا بتاتا اور کیا نہیں بتاتا۔ شروع میں تو میں خود بھی تھوڑا خوفزدہ ہو گیا تھا مگر پھر میں نے بھی اس کی مدد کرنے کا سوچ لیا تھا۔ پالا سنگھ کی کہانی اس لیے بھی یاد اور مشہور تھی کہ وہ بہت امیر کبیر شخص تھے۔"

تیس ہزار روپیہ اور سونا بندھا ہوا تھا

قمر حیات ان واقعات کی تصدیق کرتے ہیں جو سکھجندر سنگھ نے پالا سنگھ کے حوالے سے بتائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مجھے میرے والد اور تایا نے یہ واقعات بتا رکھے تھے۔

قمر حیات کہتے ہیں کہ تقسیم کے وقت ہجرت کے دوران پالا سنگھ کی اہلیہ کی کمر کے ساتھ **30** ہزار روپے اور بڑی مقدار میں سونا بندھا ہوا تھا۔ تقسیم کے وقت شاید یہ اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا تھے۔ رقم اور سونا لوٹ لیا گیا اور ان کی بیٹی پاکستان ہی میں رہ گئی تھی۔

قمر حیات کہتے ہیں کہ اس کم عمر بچی کو علاقے کے ایک بڑے زمیندار چوہدری مبارک علی مرحوم نے گود لے لیا تھا۔ اس کو اپنی بیٹی بنا لیا تھا۔ اس وقت تک چوہدری مبارک علی کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس بچی کے جس کو انھوں نے ممتاز بی بی کا نام دیا تھا بعد میں اولاد بھی ہوئی تھی۔

قمر حیات کہتے ہیں کہ سکھجندر سنگھ کے ساتھ رابطوں کے بعد وہ سارے سنے ہوئے واقعات یاد آنا شروع ہوئے۔ بات سے بات ملائی تو سمجھ میں آ گیا کہ ہو نہ ہو یہ ہی مائی ممتاز بی بی سکھجندر سنگھ کی بوا ہے۔ اس کے بعد سکھجندر سنگھ کے بیٹیوں سے بات ہوئی جن کا شمار شیخوپورہ کے بڑے زمینداروں میں ہوتا ہے۔

پہلے تو وہ یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھے مگر بعد میں انھوں نے اپنے خاندانی ذرائع سے معلومات حاصل کیں تو نہ صرف وہ بلکہ اس مائی نے بھی تسلیم کر لیا کہ یہ وہ ہی دو بچی ہے جو تقسیم کے وقت اپنے والد سے بچھڑ گئی تھی۔

ممتاز بی بی کے بیٹے شہباز احمد ورک کہتے ہیں کہ شروع میں تو ہمیں بھی یقین نہیں آیا کہ ایسے بھی ہو سکتا ہے مگر سچائی سچائی ہوتی ہے جس کو جھٹلانا ممکن نہیں ہے۔ ہم نے بھی اس سچائی کو قبول کر لیا ہے اور جب ہمارے ماموں پاکستان آئے تھے تو میری والدہ ان سے مل کر بہت جذباتی ہو گئی تھیں۔

بارش سے نہ بچانے والی چھتری گوچی اور ایڈیڈاس کو ہی مہنگی پڑ گئی

فیشن کے بڑے برانڈز گوچی اور ایڈیڈاس چین میں ایک ایسی منفرد چھتری فروخت کرنے جا رہے ہیں جس کی قیمت **11100** یوان (یعنی **1329** پاؤنڈز) ہے۔ مگر اس کی خاصیت بارش سے بچانا نہیں جس پر چینی سوشل میڈیا پر ان برانڈز پر تنقید کی جا رہی ہے۔

چینی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ویبو پر بعض صارفین اس 'سن امبریلا (سورج کی چھتری)' سے زیادہ متاثر نظر نہیں آ رہے۔

گوچی کی ویب سائٹ پر اس چھتری کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ 'واٹر پروف نہیں (یعنی یہ بارش کے پانی سے نہیں بچاتی) اور اسے صرف سورج سے بچنے یا سجاوٹ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔'

یہ چھتری ایڈیڈاس اور گوچی کی ایک مشترکہ کولیکشن کا حصہ ہے جسے آئندہ ماہ متعارف کرایا جائے گا اور فی الحال اس کی آن لائن تشہیر جاری ہے۔

ویبو پر اس چھتری کے بارے میں اتنی بحث ہوئی ہے کہ وہاں ایک ہیش ٹیگ بھی ٹرینڈ کرنے لگا ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں بنتا ہے کہ: '**11** ہزار ایک سو یوان میں فروخت ہونے والی یہ چھتری واٹر پروف ہی نہیں۔' اس ہیش ٹیگ کو تا حال **14** کروڑ صارفین دیکھ چکے ہیں۔

ایک صارف نے کہا کہ یہ چھتری 'بہت بڑی مگر بیکار فیشن سٹیٹمنٹ ہے۔' ایک دوسرے صارف کی رائے میں 'جب تک میں غریب ہوں، یہ لوگ مجھے کوئی ایسی چیز خریدنے کے لیے بیوقوف نہیں بنا سکیں گے۔'

چینی اور ان کی آنکھیں: 'میری آنکھیں ایسی ہی ہیں۔۔۔ ہر کسی کی اپنی ایک دلکشی ہوتی ہے'

پب جی میں لاکھوں ڈالر کمانے والے **23** سالہ 'پرنس' جنھوں نے ای سپورٹس کو بطور کریئر اپنایا

انڈیا کی بڑی کاروباری کمپنیاں مہنگے ملکی ڈیزائنر برانڈز پر سرمایہ کیوں لگا رہی ہیں؟

جیسے ایک صارف لکھتے ہیں کہ 'جو لوگ اس چھتری جیسی لگژری چیزیں خریدنے کے لیے تیار ہیں وہ دراصل یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ کس قابل ہیں۔۔۔ وہ اس کے استعمال پر دھیان نہیں دیتے۔'

یہ چھتری **7** جون کو متعارف کرائی جائے گی۔ اسے لگژری فیشن برانڈ گوچی اور سپورٹس ویئر کمپنی ایڈیڈاس نے ایک مشترکہ کولیکشن میں شامل کیا ہے۔

بی بی سی کی جانب سے گوچی اور ایڈیڈاس سے رابطہ کیا گیا تاہم انھوں نے فوری طور پر اس پر کوئی ردعمل نہیں دیا۔

ادھر گوچی کے ایک ترجمان نے بیجنگ میں قائم میگزین سائنین کو بتایا کہ اس پراڈکٹ کو 'کسی عام چھتری کی طرح استعمال کے لیے تجویز نہیں کیا گیا۔'

انھوں نے کہا کہ اس چھتری کی اچھی قیمت ہے اور اسے محض روزانہ کے استعمال کی 'ایسری' (جیسے گھڑی یا بیگ) کے طور پر اپنے ساتھ رکھا جا سکتا ہے۔

لگژری برانڈز کے لیے چین ایک اہم مارکیٹ خیال کی جاتی ہے۔ کنسلٹنسی کی فرم بین اینڈ کمپنی کے مطابق گذشتہ سال دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت یعنی چین میں لگژری اشیا کی فروخت **36** فیصد تک بڑھی ہے۔

بین اینڈ کمپنی کا یہ بھی کہنا ہے کہ آئندہ تین برسوں کے دوران چین دنیا بھر میں لگژری اشیا کی فروخت کی سب سے بڑی مارکیٹ بن سکتا ہے۔

کسی بھی کنبہ کی خوشحالی عورتوں کیساتھ اچھا برتاؤ کرنے پر منحصر ہے

ازقلم: محمد شبیر کھٹانہ
رابطہ نمبر 9906241250

ہر ایک کنبہ میں عورت کنبہ کے دیگر افراد کے مقابلے میں سب سے زیادہ کام کرتی ھے گھر کا تمام کام کاج جس میں رسوئی میں کام کرنا بھی شامل ھے یہ سب کام ایک عورت کرتی ھے ایک عورت ہر طرح کے موسم میں روزانہ سولہ گھنٹے سے زیادہ وقت کے لئے کام کرتی ھے اور وہ بھی بالکل مفت میں کیونکہ اس سب کام کے عوض میں اسے کوئی بھی اجرت یا پھر تنخواہ نہیں ملتی ھے باقی کام کرنے والے بھی افراد جو تنخواہ بھی حاصل کرتے ہیں انھیں چھٹی بھی ملتی ھے جبکہ ایک گھر کا کام کاج کرنے والی عورت کو کوئی چھٹی نہیں ملتی یا پھر گھر کا کام۔ ہو جانوروں کی دیکھ بھال ہو یا بچوں کی دیکھ بھال اس تمام کام کے لئے اس کا کوئی متبادل کام۔ کرنے والا نہیں ہوتا ان سب وجوہات کے باوجود عورت سب سے زیادہ کام کرتی ھے اور نہ کسی سے تنخواہ یا اجرت کی مانگ کرتی ھے ثابت ہوتا ھے کہ ہر عورت اپنے کنبہ کی بے لوث خدمت کرتی ھے۔

ایک عورت کو اللہ تبارک تعالی نے کچھ مخصوص صلاحیتوں سے نوازا ھے جس کا ثبوت اس بات سے ملتا ھے کہ جب ایک ہی کمرے کے اندر ایک عورت اور اس کا خاوند سوئے ہوئے ہوتے ہیں اور بچہ کسی تکلیف کی وجہ سے رونا شروع کرتا ھے بچے کے رونے کی آواز اس عورت کے خاوند کو نہیں سنائی دیتی جب کہ عورت کو فوری طور پر سنائی دیتی ھے اور وہ بچے کی تکلیف کو دور کر کے اسے رونے سے چپ کراتی ھے۔

گھر میں اگر کھانا پکایا ہوا بھی ہو تو ایک باپ پکا ہوا کھانا بچوں میں بانٹ نہیں سکتا اور اگر بانٹ بھی دے تو بچے کبھی بھی مطمعین نہیں ہوتے بچوں کو مطمعین کرنے کی صلاحیت بھی اللہ سبحان تعالی نے ایک ماں کو ہی عنایت کی ھے۔

سب سے اہم ذمہ واری جو ایک عورت انجام۔ دیتی ھے وہ اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ھے اور دودھ طاقت، اور صحت کے لحاظ سے دنیا میں پائی جانے والی تمام غزاؤں میں سب سے زیادہ طاقت فراہم کرتا ھے اب اگر ماں پریشان یا تکلیف کا شکار ھے تو اس کے دودھ میں اس کی پریشانی یا تکلیف کا پورا اثر ہوتا ھے اور جب تکلیف اور پریشانی سے ماں بچے کو دودھ پلاتی ھے تو اس پریشانی کا بچے کی صحت پر بہت ہی برا اثر پڑتا ھے اس کا مطلب یہ ہوا کہ صحت مند خوشحال اور قابل اور لائق بچوں کی پرورش کے لئے ایک ماں کو پورا خوشحال رکھنا لازمی ھے ثابت ہوا کہ ایک مرد کو اپنے ہی بچوں کی خاطر ایک عورت یعنی اپنی بیوی کو ہمیشہ خوش رکھنا ھے۔

دوسرے الفاظ میں ایک مرد کی طرف سے ایک عورت پر ظلم اپنے ہی بچوں پر ظلم ھے ساس سسر کی طرف سے بہوں پر ظلم اور زیادتی اپنے پوتے اور پوتیوں پر ظلم ھے اگر سماج کے ہر فرد کو اس بات کی جانکاری ہو تو پھر سماج کا ہر فرد عورت پر ظلم اور زیادتی کرنا بند کرے گا۔ ایک باپ اپنی بیٹی کو ہمیشہ خوشحال دیکھنا چاہتا ھے مگر اس کی بیوی بھی آخر کسی باپ کی بیٹی ھے تو اس کا فرض بنتا ھے کہ اپنی بیٹی کی خوشی کی خاطر وہ اپنی بیوی کو بھی خوش رکھے یہ قدرت کا قانون ھے کہ جب ایک شخص دوسروں کی طرف دھیان نہیں دیتا تو قدرت بھی ایسے شخص کی طرف کبھی دھیان نہیں دے گا اس لئے ہر وہ مرد جو اپنی بیٹی کو خوشحال دیکھنا چاہتا ھے وہ اپنی بیوی کو بھی اس سے زیادہ خوشحال رکھے اور اپنی بیٹی کی خاطر بھی کبھی اپنی بیوی کے ساتھ ظلم اور زیادتی نہ کرے

ایک مرد کو طاقتور اور توانا شمار کیا جاتا ھے اور مرد کے مقابلے میں عورت کمزور ھے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مرد کو مرد تصور نہیں کیا جاسکتا جو ایک عورت پر ظلم اور زیادتی کرے یا اسے کسی بھی قسم کی سزا دے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک عورت پر ظلم زیادتی کرنا اور اسے بلاوجہ تنگ کرنا ایک مرد کی عزت شان اور طاقت کے سراسر خلاف ھے۔ اللہ تبارک تعالی نے مرد کو طاقتور ایک عورت کی حفاظت کے لئے بنایا ھے نہ کہ اس پر ظلم اور زیادتی کرنے کے لئے

اس گھر پر سے اللہ کی رحمت اٹھادی جاتی ھے جس گھر میں ایک عورت پر ظلم اور زیادتی ہوتی ھے اور پھر کوئی بھی اچھی چیز اس گھر کے افراد کو نصیب ہی نہیں ہوتی اس بات سے یہ ثابت ہو جاتا ھے کہ کسی بھی کنبہ کے تمام افراد کی خوشحالی کا دارومدار ایک عورت کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے پر منحصر کرتا ھے جہاں ایک مرد اپنی بیوی کو سزا دیتا ھے یا ظلم یا زیاتی کرتا ھے تو اس کنبہ پر غریبی پریشانی اور بیماری لاحق ہونے سے کبھی بھی انکار نہیں کیا جاسکتا اور جب عورت کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو تو پھر ایسے کنبہ کو اللہ تبارک تعالی امیری عطا کرتا ھے اور اللہ تبارک تعالی غیب کے خزانہ سے ایسے کنبے کو نواز دیتا ھے۔

ایک مرد کا فرض بنتا ھے کہ وہ عورت یعنی اپنی بیوی کی عزت کرے ایک عورت کے لئے عزت سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں اگر ایک مرد اپنی بیوی میں کوئی بھی تبدیلی لانا چاہتا ھے تو عزت اور پیار سے اس کو سمجھا کر رفتہ رفتہ اسے کے طور طریقے اور اس کے برتاؤ میں تبدیلی لا سکتا ھے زبردستی ظلم اور زیادتی کر کے عورت کو کبھی بھی تبدیل نہیں کیا جاسکتا جب ایک مرد اپنی بیوی کی عزت کرتا ھے تو عورت کے تمام طاقتیں مرد کی عزت اور پیار کے سامنے ختم ہو جاتی ہیں اور اگر ظلم اور زیادتی کر کے اس کو بدلنے کی کوشش کی گئی تو پھر ایسی عورت ہمیشہ ہمیشہ کے تباہ اور برباد ہو جاتی ھے اور پورے کنبہ کو تباہ و برباد کرتی ھے ثابت ہوا کہ عورت پر ظلم زیادتی کرنے سے مرد کی اپنی خوشحالی ہمیشہ ہمیشہ کے ختم ہو جاتی ھے۔

ایک عورت ایک مرد کے لئے اللہ تبارک تعالی کی طرف سے اس کائنات کا سب سے قیمتی تحفہ ھے کروڑوں کا جہیز بھی ایک عورت کے مقابلے میں کچھ نہیں جب ایک مرد اپنی بیوی کی عزت کرتا ھے اس کو خوشحال رکھتا ھے وہ صحتمند بچوں کو جنم دیتی ھے۔ خوشحال ماں بچوں کی پرورش کر کے انھیں قابل اور لائق بچے بناتی ھے اور تعلیم حاصل کرنے کے بعد بڑے بڑے عہدے حاصل کر کے یہ بچے کروڑوں روپے کماتے ہیں اور پھر وہ کنبہ جس میں ایک عورت خوشحال ہو اس کی آنے والی نسلوں پر بھی اللہ تبارک تعالی کی کرم نوازی ہوتی ھے اور ایسے کنبہ کی انے والی نسلیں کبھی بھی اللہ کی رحمت سے کسی بھی طرح محروم نہیں ہوتیں۔

جب کسی بھی مرد کو اللہ تبارک ایک بچے سے نوازتا ھے اور اس کی بیوی محنت کر کے بچے کی پروش کرتی ھے اور پھر دونوں مل کو اس بچے کو پڑھا لکھا کر جوان کرتے ہیں تو اس تمام وقت کے دوران ایک مرد کو اس بات کا پورا اندازہ ہو جاتا ھے کہ کتنی محنت کر کے اس کے ساس اور سسر نے اس کی بیوی کو پال پوس کر جوان کیا اس کی پڑھائی پر کتنا خرچہ کیا اور پھر شادی کے بعد انھوں نے اپنی پیاری بیٹی کو اس کے حوالے کر دیا تو پھر ایسے مرد کا یہ فرض بنتا ھے کہ وہ اپنی ساس اور سسر کی طرف سے اس کی بیوی پر کی گئی محنت کو مدنظر رکھتے ہوئے بیوی کی عزت اور قدر کرے یہ مرد کا اخلاقی مذہبی اور قانونی فرض بنتا ھے کہ وہ بیوی اور خاوند کے پاکیزہ رشتے کو مدنظر رکھتے ہوئے بیوی کی ہمیشہ عزت کرے اور اپنے آپ کو اشرف الخلوقات کا ایک فرد ثابت کرے ورنہ خاوند اور بیوی کے پاکیزہ رشتے کی بہت بڑی توہین ہوگی۔

ایک مرد کو اس دنیا میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے لئے چار شخصیات کی دعا حاصل کرنا ضروری ھے ان شخصیات میں دو اس کے والدین اور دو ساس اور سسر شامل ہیں ایک ساس کی دعا کہ دو پہلوں ہیں اگر ایک مرد کی بیوی اپنے خاوند کی اپنی ماں کے پاس شکایت نہ کرے تو ساس اپنے داماد کے حق میں دعا کرے گی لیکن اگر بیوی نے اپنے خاوند کے اچھے برتاؤ سے متعلق اپنی ماں کے سامنے تعریف کر دی تو پھر ساس محترمہ اپنی شادر کی جھولی اٹھا اٹھا کر اپنے داماد کے حق میں ہمیشہ دعا کرتی ھے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مرد کو اپنی بیوی پر کبھی بھی ظلم اور زیاتی نہیں کرنی چاہیے بلکہ ساس کی دعا حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ اپنی بیوی کی عزت اور قدر کرنی چاہیے۔

اس آرٹیکل کا لکھنے کا مقصد یہ ھے کہ اس آرٹیکل کو اس ذی عزت اخبار میں پبلش کر کے اس کے زریعہ سماج کے ہر فرد اور ہر ایک مرد کو بتایا جائے کہ ہر ایک مرد عزت اور پیار کے ساتھ ایک عورت یعنی اپنی بیوی کے برتاؤ کے طور طریقے میں کسی بھی طرح کی تبدیلی لاسکتا ھے جبکہ عورت پر ظلم اور زیادتی سے عورت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ھے جس کی وجہ سے اس مرد کا اپنا ہی کنبہ تباہ و برباد ہوتا ھے ہر مرد کو یہ بتانا ضروری ھے کہ اللہ تبارک تعالی کی کرم نوازی اور رحمت کے حصول کی خاطر ہر مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ہمیشہ بہت ہی اچھا برتاؤ کرنا ضروری ھے ایک مرد اپنی بیوی کو خوش رکھ کر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کر کے اپنے بچوں کو صحت مند قابل اور لائق بنا سکتا ھے اور مرد کا بیوی پر ظلم اور زیادتی کرنا اپنے ہی بچوں پر ظلم اور زیادتی کرنا ھے ہر مرد کو یہ بتایا جائے کہ عورت ایک مرد کے لئے قدرت کی طرف سے اس کائنات کا سب سے قیمتی تحفہ ھے لہٰذا ہر مرد اس تحفے یعنی عورت کی پوری پوری قدر کرے۔

اگر مرد اللہ تبارک تعالی کے لامحدود خزانے میں سے کچھ بھی اچھا حاصل کرنا چاہتا ھے تو وہ عورت یعنی اپنی بیوی کی عزت اور قدر کرے اور کبھی بھی اس پر ظلم اور زیادتی نہ کرے۔

اگر کوئی بھی کنبہ جس میں عورت کی عزت اور قدر ہوگی تو انشا اللہ وہ کنبہ خوشحال ہوگا جب سماج کے تمام۔ کنبوں میں عورتوں کی عزت اور قدر ہوگی تو پھر سارا سماج خوشحال ہوگا اس بات سے یہ ثابت ہوتا ھے کہ سماج کی خوشحالی عورت کی عزت اور قدر کرنے پر منحصر ھے۔

اس آرٹیکل کے لکھنے کا مقصد یہ بھی ھے کہ اس کے ذریعہ سے سماج کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ عورتوں پر ظلم اور زیادتی ختم کرنے کے لئے ہر گاؤں میں کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اس کمیٹی میں ہر مذہب کی جانکاری رکھنے والے افراد قانون کے ماہر اخلاقیات کے ماہر اور ذی شعور شہری شامل ہوں جو شادی سے قبل ہر ایک مرد کو اس آرٹیکل میں درج تمام وجوہات سے پوری طرح اگاہ کریں اور جانکاری دیں تا کہ ہر ایک مرد شادی کے بعد اپنی خوشحالی امن سے بھری زندگی اور اپنے ہی بچوں کی بھلائی کی خاطر اپنی بیوی کی عزت اور قدر کرے تا کہ سماج سے عورتوں پر ظلم اور زیادتی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

'جیل کی دنیا نے مجھے گینگسٹر بنایا': موسے والا کے قتل سمیت سنگین مقدمات میں مطلوب لارنس بشنوئی کون ہیں؟

بی بی سی

لارنس بشنوئی کو قتل، اقدام قتل، ڈکیتی سمیت سنگین نوعیت کے 50 کے قریب فوجداری مقدمات کا سامنا ہے۔ 'میں ایک طالبعلم تھا جب میں پہلی بار جیل گیا۔۔۔ جیل کی دنیا نے مجھے 'گینگسٹر' بنا دیا۔ ہمارے بھائی مارے گئے، ہم نے صرف اس کا جواب دیا، انسان کیا بنتا ہے، اس کا دارومدار اس ماحول پر ہوتا ہے جس میں وہ پرورش پاتا ہے۔'

یہ بات پنجاب کی بھٹنڈا جیل میں قید گینگسٹر لارنس بشنوئی نے جیل سے ایک نجی ٹی وی چینل کو دیے گئے انٹرویو میں کہی۔ لارنس بشنوئی کو سنگین نوعیت کے 50 کے قریب فوجداری مقدمات کا سامنا ہے۔

انڈین پولیس کا دعویٰ ہے کہ لارنس اپنی زیادہ تر کارروائیاں جیل کے اندر ہی سے انجام دیتے ہیں۔ ان پر معروف پنجابی گلوکار سدھو موسے والا کو قتل کرنے کی سازش کا الزام بھی ہے۔ ٹیلی ویژن چینل نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ انٹرویو لارنس بشنوئی نے جیل کے اندر سے انھیں خصوصی طور پر دیا ہے۔ لیکن پنجاب پولیس نے اس کی تردید جاری کی ہے۔

پولیس نے بھی یہ کہا ہے کہ بشنوئی کا یہ انٹرویو ریاست کی کسی جیل سے نہیں ہوا ہے۔ واضح رہے کہ 32 سالہ لارنس بشنوئی کو قتل، اقدام قتل، چوری، ڈکیتی سمیت متعدد الزامات کا سامنا ہے۔ اور ان کے خلاف زیادہ تر کیس پنجاب، دہلی اور راجستھان میں درج ہیں۔ لارنس بشنوئی کے وکیل وشال چوپڑا نے بی بی سی کی نامہ نگار چترا موہتی کو بتایا: 'میرا موکل بے قصور ہے، اس نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔'

طالب علمی کی زندگی

لارنس بشنوئی ضلع فاضلکا کے علاقے ابوہر کے رہائشی ہیں۔ یہ گاؤں انڈیا کے سرحدی علاقے میں واقع ہے۔ یہ پنجاب کے مغرب کی طرف ہے۔ پنجاب کے اس علاقے کے مغرب میں پاکستان سے متصل انڈیا کی سرحد ہے اور اس کے جنوب میں راجستھان اور ہریانہ ہیں۔ اس علاقے میں پنجاب، ہریانہ اور راجستھان کی مشترکہ ثقافت رائج ہے۔ تفصیلات کے مطابق لارنس بشنوئی کا خاندان زراعت کے پیشے سے وابستہ ہے اور ان کے پاس کافی زمین ہے۔ لارنس کا ایک اور بھائی انمول بشنوئی ہے۔ ان کی والدہ سنیتا بشنوئی نے ایک بار گاؤں کے سرپنچ کا الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے لیے انھوں نے فارم بھی بھرا تھا لیکن بعد میں الیکشن نہیں لڑا۔

لارنس کا تعلق بشنوئی برادری سے ہے، جو پنجاب، ہریانہ اور راجستھان کے کئی حصوں میں آباد ہے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم ابوہر کے ایک پرائیویٹ کانونٹ سکول سے حاصل کی۔ سنہ 2011 میں انھوں نے ڈی اے وی کالج، چنڈی گڑھ میں داخلہ لیا۔ یہاں سے وہ طلبہ سیاست میں بھی شامل ہو گئے۔ لارنس بشنوئی کی طالب علمی کے دوران سکول اور کالج میں ان کے ساتھ رہنے والے دیگر طلبا کا کہنا ہے کہ وہ پنجابی، باگڑی اور ہریانوی زبانیں بولتے ہیں۔

لارنس بشنوئی، جو طلبا کی سیاست میں سرگرم تھے، طلبا تنظیم 'پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹ آرگنائزیشن' کے سرگرم رکن تھے، لیکن انھوں نے کبھی پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ نہیں لیا۔ جس وقت لارنس بشنوئی طلبا سیاست میں سرگرم تھے، چنڈی گڑھ کے کالجز اور یونیورسٹیوں پر مقامی طلبا تنظیموں جیسا کہ پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹ آرگنائزیشن اور پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹ یونین کا راج تھا۔ لیکن بعد کے زمانے میں نیشنل سٹوڈنٹس آف انڈیا اور سیاسی جماعتوں سے وابستہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن آف انڈیا نے یہاں سیاست شروع کی۔ یہ تنظیمیں پارٹیوں کے نظم و ضبط کے تحت کام کرتی تھیں۔

لارنس بشنوئی کے خلاف مقدمے

لارنس بشنوئی کو سنہ 2014 میں پہلی بار جیل منتقل کیا گیا۔ انھیں راجستھان میں مبینہ طور پر ایک پولیس مقابلے کے بعد گرفتار کیا تھا۔ سنہ 2021 میں انھیں دہلی کی تہاڑ جیل منتقل کر دیا گیا۔ جون 2022 کو پنجاب پولیس نے انھیں سدھو موسے والا قتل کیس میں گرفتار کیا۔ یاد رہے کہ سدھو موسے والا کو گذشتہ سال 29 مئی کو پنجاب میں قتل کر دیا گیا تھا۔ بعد میں انھیں تہاڑ جیل سے بھٹنڈا جیل منتقل کیا گیا۔

وطن سرینگر

وادی میں بڑھتے ہوئے جرائم

کشمیر وادی چونکہ ولیوں اور صوفیوں کی جگہ مانی جاتی ہے اور دُنیا اور ملک بھر کشمیری لوگوں کی پہچان ایک نہایت ہی نرم دِل صاف وشفاف اور کسی بھی دوسرے شخص کے بارے میں بُرا سوچنا تو دور کی بات کرنے کی سوچ بھی نہیں سکتے مگر حالات آجکل بد سے ابتر ہوتی دکھائی دے رہی ہیں کیونکہ پچھلے کچھ وقت میں کشمیر وادی میں قتل وغارت بہت حد تک بڑھ گیا ہے۔ پچھلے کچھ وقت سے وادی اور خاص طور پر پچھلے مہینے جو واقعہ پیش آیا وہ دِل دہلانے والا ہے اور ایسے واردات اور خبر ہم یا تو نیوز چینل میں باہری ریاستوں وملکوں میں سُنتے تھے یا پھر فلمی دُنیا میں بنائی جانے والی فلموں میں دیکھا جاتا تھا اور کشمیر میں اِس طرح کے واقعات انسان کبھی وہم وگمان میں بھی نہیں لاسکتا تھا۔ کچھ وقت پہلے دِلی میں ایک لڑکی کا بے دردی سے قتل کرکے اُس کے جسم کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹنے کی خبر سے لوگ پہلے ہی خوفزادہ تھے کہ اب کشمیر میں بھی ایک معصوم لڑکی کا قتل کرنے کے بعد اُس کے ٹکڑے کرکے مختلف جگہوں میں دفن کیا گیا اور یہ کام کسی باہر سے آئے ہوئے شخص نے نہیں بلکہ کشمیری نوجوان جو کہ کشمیر کی زمین پر پلا بڑا ہے اور جہاں پر صبح آنکھ مسجدوں سے آئی ہوئی آذان کی آواز سے کُھلتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں اِس طرح کے سنگین جرائم ہونا اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وادی کشمیر بھی جرائم پیشہ افراد کی چپیٹ میں آیا ہوا ہے اور آئے روز دِل دہلانے والی خبریں ہمارے سامنے آتی ہے اور ہم لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے ہوئے خاموش تماشائی بنے اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں۔ ہمیں ایک باشعور معاشرے کا ثبوت دے کر اپنے اور اپنے آس پاس میں رہنے والے لوگوں کی اصلاح کرنی ہوگی تاکہ آنے والے وقت میں اس طرح کی کوئی بھی حرکت ہمارے معاشرے اور آس پڑوس میں رونما ہونے پائے اور ہر ایک شخص اور خاص طور پر ہماری عورتیں محفوظ رہے۔

باقیات

101

(ریٹائرڈ) حسنین مسعودی نے کاکا پورہ میں ریلوے کراسنگ پر بلاک شدہ انڈر پاس کے اہم مسئلے کو اُجاگر کیا۔ اُنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ رُکاوٹ عوامی رسائی کو متاثر کر رہی ہے بالخصوص زرعی زمینوں تک پہنچنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اُنہوں نے حکومت سے درخواست کی کہ وادی میں قریب آتے بوائی کے موسم کے پیش نظر اس انڈر پاس کو فوری طور پر دوبارہ کھولا جائے۔ ممبر قانون ساز اسمبلی پٹن جاوید ریاض بیدار نے ایس ڈی ایچ پٹن میں اینستھیزیا کنسلٹنٹ کی عدم دستیابی کے مسئلے کو اُجاگر کیا۔ اُنہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہسپتال میں بلاتعطل طبی خدمات کو یقینی بنانے کے لئے ایک ماہر ڈاکٹر کی فوری تعیناتی ضروری ہے۔

102

سیاحت کو وسعت دینے کے لیے پرعزم ہے۔ وزیراعلیٰ نے ایڈونچر ٹورازم، ہیریٹیج ٹورازم، یاتریوں کی سیاحت، گالف ٹورازم، ایکو ٹورازم اور ثقافتی سیاحت کو فروغ دے کر سیاحت کو متنوع بنانے کی حکومتی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ سیاحت جموں و کشمیر کے مقامات کی مارکیٹنگ کے لیے قومی اور بین الاقوامی مہم چلا رہا ہے۔ مزید برآں، حکومت زیادہ سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے گریز، کیرن، بنگس، توسہ میدان، اہربل، دودھ پتری، مڑحل، بھدرواہ، سکرالا ماتا، اور پتنیٹاپ جیسے غیر معمولی سیاحتی مقامات کو ترقی دینے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار فراہم کرتے ہوئے، عمر عبداللہ نے انکشاف کیا کہ جموں و کشمیر میں گزشتہ 2 سالوں میں سیاحوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ 2023 میں، میں 2 کروڑ 11 لاکھ 80 ہزار 11 سیاحوں کی آمد ریکارڈ کی گئی، جو 2024 میں بڑھ کر 2 کروڑ 35 لاکھ 90 ہزار 81 تک پہنچ گئی۔ انہوں نے اس اضافے کی وجہ حکومت کے مستقل اقدامات، بشمول انفراسٹرکچر اپ گریڈ اور پروموشنل مہمات کو قرار دیا۔ بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے بارے میں بات کرتے ہوئے، وزیراعلیٰ نے ایوان کو بتایا کہ سیاحت سے متعلق سہولیات کو بڑھانے کے لیے کئی منصوبوں کا آغاز کیا گیا ہے۔ 2022-23 میں کل 984 منصوبے شروع کیے گئے جن میں سے 549 مکمل ہو گئے۔ 2023-24 میں 1191 منصوبے شروع کیے گئے، جن میں سے 516 مکمل ہوئے۔ جاری مالی سال 2024-25 کے لیے اب تک 1914 منصوبے شروع کیے گئے ہیں، اور 1057 مکمل کیے جا چکے ہیں۔ یہ اقدامات سڑک کے رابطے کو بہتر بنانے، سیاحتی سہولیات کو اپ گریڈ کرنے، اور اہم مقامات پر رہائش کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں تاکہ زائرین کے لیے بہتر تجربہ کو یقینی بنایا جا سکے۔ علی محمد ساگر کے ایک اور سوال کے جواب میں وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ ڈل جھیل کے اطراف میں ٹورازم ڈیولپمنٹ بورڈ کی تشکیل کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ نشاط گارڈن، شالیمار، ہاروان، چشمہ شاہی، اور پری محل جیسے علاقوں میں فی الحال ایسا کوئی بورڈ پلان نہیں ہے۔ تاہم عمر عبداللہ نے یقین دلایا کہ حکومت مختلف اقدامات کے ذریعے ان علاقوں میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ انتظامیہ تاریخی اور ثقافتی لحاظ سے ان اہم مقامات پر رسائی، خوبصورتی اور زائرین کی سہولیات کو بہتر بنانے پر اپنی توجہ جاری رکھے گی۔ وزیر اعلیٰ نے اسٹریٹجک انفراسٹرکچر کی ترقی اور جارحانہ منزل کی مارکیٹنگ کے ذریعے سیاحت کے شعبے کو تقویت دینے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ جموں و کشمیر ہندوستان کے اعلیٰ سیاحتی مقامات میں سے ایک ہے۔ نشاط گارڈن، شالیمار، ہاروان، چشمہ شاہی، اور پری محل جیسے علاقوں میں فی الحال ایسا کوئی بورڈ پلان نہیں ہے۔ تاہم عمر عبداللہ نے یقین دلایا کہ حکومت مختلف اقدامات کے ذریعے ان علاقوں میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے

پرعزم ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ انتظامیہ تاریخی اور ثقافتی لحاظ سے ان اہم مقامات پر رسائی، خوبصورتی اور زائرین کی سہولیات کو بہتر بنانے پر اپنی توجہ جاری رکھے گی۔ وزیر اعلیٰ نے اسٹریٹجک انفراسٹرکچر کی ترقی اور جارحانہ منزل کی مارکیٹنگ کے ذریعے سیاحت کے شعبے کو تقویت دینے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ جموں و کشمیر ہندوستان کے اعلیٰ سیاحتی مقامات میں سے ایک ہے۔

103

فہرست میں سرفہرست ہے، اس کے بعد چیف انجینئر سلال ہائیڈرو الیکٹرک این ایچ پی سی 59.96 کروڑ روپے ہے۔ KEN پی ایچ ای سوپور پر 45.84 کروڑ روپے واجب الادا ہیں، جبکہ چیف مائننگ انجینئر جے اینڈ کے منرلز لمیٹڈ پر 42.43 کروڑ روپے واجب الادا ہیں۔ دیگر قابل ذکر بجلی نادہندگان میں، 39.83 کروڑ روپے واجب الادا کیساتھ راجپورہ لفٹ اری گیشن اے ڈبلیو پی اسٹیج 1 اور 2، ایگزیکٹو انجینئر پی ایچ ای ملٹیکل ڈویژن سوپور 26.87 کروڑ روپے، واٹر سپلائی اسکیم تنگڈار 24.10 کروڑ روپے، منیجر جموں اینڈ کشمیر سیمنٹ لمیٹڈ 22.49 کروڑ روپے، لیفٹ اری گیشن اسکیم لیتھ پورہ 21.97 کروڑ روپے، ایگزیکٹو انجینئر پی ایچ ای مکینیکل ڈویژن سوپور (PR-96) 21.41 کروڑ روپے اور حکومت سے منسلک ادارے، جیسے میونسپل کونسل، آبپاشی کے محکمے، اور پولیس لائنز بھی اس فہرست میں نمایاں طور پر شامل ہیں۔ جموں و کشمیر حکومت نے 100 سب سے بڑے یا سرفہرست بجلی کے نادہندگان کی شناخت ظاہر کی ہے، جن میں سرکاری محکمے، پبلک سیکٹر یونٹس، اور نجی ادارے شامل ہیں، جن پر مجموعی طور پر 1000 کروڑ سے زیادہ کا واجب الادا بل شامل ہیں۔ اس دوران حکومت نے کہا کہ ایمنسٹی اسکیم، جو صارفین کو جرمانے معاف کرکے ان کے واجبات کی ادائیگی میں مدد کرنے کیلئے بنائی گئی ہے، پہلے ہی 2 لاکھ 75 ہزار 81 بجلی صارفین کو اپنی طرف متوجہ کر چکی ہے، جن میں سے ایک لاکھ 60 ہزار 507 جموں صوبے اور ایک لاکھ 14 ہزار 574 کشمیر سے ہیں۔ تاہم، مستفید ہونے والوں کی مکمل فہرست، جس کیلئے تقریباً 10 ہزار صفحات کے ریکارڈ کی ضرورت ہوگی، بڑی حد تک دستیاب نہیں ہے۔ ممبر اسمبلی شیخ خورشید نے زیادہ سے زیادہ احتساب کا مطالبہ کیا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ عوامی فنڈز کو ضائع نہیں کیا جانا چاہیے اور نادہندگان، خاص طور پر سرکاری اداروں پر زور دیا ہے کہ وہ مالی استحکام اور بجلی کی عدم فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اپنے واجبات ادا کریں۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ حکومتی اداروں کی جانب سے بار بار ڈیفالٹ کرنے سے نظام پر عوام کا اعتماد ختم ہو رہا ہے۔ ممبر اسمبلی شیخ خورشید نے زیادہ سے زیادہ احتساب کا مطالبہ کیا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ عوامی فنڈز کو ضائع نہیں کیا جانا چاہیے اور نادہندگان، خاص طور پر سرکاری اداروں پر زور دیا ہے کہ وہ مالی استحکام اور بجلی کی عدم فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اپنے واجبات ادا کریں۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ حکومتی اداروں کی جانب سے بار بار ڈیفالٹ کرنے سے نظام پر عوام کا اعتماد ختم ہو رہا ہے۔

104

جواب میں، وزیر انچارج نے بتایا کہ اپنی ترجیحی حیثیت کے باوجود، 10.50 میگاواٹ کے اس منصوبے کو وزیراعظم کے ترقیاتی پیکیج (15-PMDP) کے تحت مرکز سے مطلوبہ فنڈز نہیں ملے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ کا تخمینہ 2022 کی قیمتوں کی سطح کے مطابق 135.02 کروڑ روپے ہے، یہ چھوٹے ہائیڈرو ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت منظور کیے گئے 33 چھوٹے ہائیڈرو پروجیکٹوں میں سے ایک تھا۔ تاہم، مالی امکانات کے بارے میں خدشات کی وجہ سے، اس کی ترقی رک گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے بار بار جائزہ میٹنگوں میں اس مسئلے کو اٹھایا ہے، 60 فیصد تک مرکزی مالی امداد کا مطالبہ کیا ہے، لیکن ابھی تک کوئی گرانٹ منظور نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی آئی ٹی روڑکی نے نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت (ایم این آر ای) کے ذریعے ایک فزیبلٹی اسٹڈی کرنے کے بعد اس کی قابل عملیت کی بنیاد پر مرکزی مالی امداد کے لیے موہرا پروجیکٹ کی سفارش کی ہے۔ "یہ تجویز فی الحال مرکز کے پاس زیر غور ہے۔ وزیر نے یہ بھی بتایا کہ جموں و کشمیر انتظامیہ سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور اس شعبے میں نجی شراکت کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک نئی ہائیڈرو پالیسی پر کام کر رہی ہے۔ "یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ مرکز کی آنے والی قومی ہائیڈرو پالیسی ایسے رکے ہوئے پروجیکٹوں کے لیے مالی مدد فراہم کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چھوٹے ہائیڈرو پراجیکٹس کو اسی رفتار سے ترقی دینے کے لیے پرعزم ہے جس رفتار سے بڑے ہائیڈرو پلانٹس، مقامی کمیونٹیز کے لیے ان کے فوائد کو دیکھتے ہوئے وزیر نے کہا کہ ترقیاتی ماڈل کے بارے میں حتمی فیصلہ، چاہیانہوں نے کہا کہ حکومت چھوٹے ہائیڈرو پراجیکٹس کو اسی رفتار سے ترقی دینے کے لیے پرعزم ہے جس رفتار سے بڑے ہائیڈرو پلانٹس، مقامی کمیونٹیز کے لیے ان کے فوائد کو دیکھتے ہوئے وزیر نے کہا کہ ترقیاتی ماڈل کے بارے میں حتمی فیصلہ، چاہے انجینئرنگ پروکیورمنٹ اینڈ کنسٹرکشن (EPC)، ٹیرف پر مبنی طریقے، یا آزاد پاور پروڈیوسرز (IPP)، ریاستی اور مرکزی سطح پر پالیسیوں کو حتمی شکل دینے کے بعد کیا جائے گا۔

105

گرنے کے خطرات کے پیش نظر تمام سکول بند کر دیے گئے۔ حکمنامہ میں کہا گیا ہے کہ موجودہ موسمی حالات کی وجہ سے طلباء اور عملے کی نقل و حرکت میں رکاوٹ پیدا ہوسکتی ہے اور حفاظتی خدشات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکولوں کو بند رکھا جائے۔ حکم نامے میں کہا گیا کہ تمام متعلقہ افراد کی حفاظت اور بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ گریز سب ڈویژن کے تمام اسکول 15 مارچ 2025 تک بند رہیں گے۔ اداروں کے سربراہان کو حکم کی تعمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ادھر کشتواڑ میں حکام نے خراب موسم اور شدید بارش کی وجہ سے جمعرات کو ضلع کے تمام سرکاری اور نجی اسکولوں کو بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔ چیف ایجوکیشن آفیسر کشتواڑ کے جاری کردہ حکم کے مطابق طلباء ور عملے کی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے احتیاطی اقدام کے طور پر آج 13 مارچ 2025 کو تمام اسکول بند رہیں گے۔ حکام نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ خراب موسمی حالات کے دوران احتیاط برتیں جبکہ ضرورت پڑنے پر اسکول کے آپریشنز کے حوالے سے مزید اپ ڈیٹس جاری کی جائیں گی۔

106

جن میں 78 ہنرمندوں کو آرٹزن کارڈ اور 55 کو پہچان کارڈ کے لئے رجسٹر کیا گیا تاکہ وہ مختلف سکیموں کے فوائد حاصل کر سکیں اور ای۔ کامرس پلیٹ فارموں پر اپنی مصنوعات فروخت کر سکیں۔ وزیر نے کہا کہ انٹرپرینیور شپ بیداری پروگرام (ای اے پی) کا انعقاد کیا گیا اور پڈر۔ ناگسینی حلقہ کے 12 امیدواروں کو موجودہ مالی برس میں حوصلہ پروگرام کے تحت صلاحیت سازی فراہم کی گئی ہے، اس کے علاوہ دشوکرما سکیم کے تحت 2,137 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پڈر۔ ناگسینی میں 329 کاریگروں اور 125 بنکروں کو رجسٹر کیا گیا ہے، جو آرٹزن کارڈ کے تحت محکمہ کی مختلف سکیموں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نائب وزیراعلیٰ نے کہا کہ محکمہ مختلف سکیموں کے ذریعے مقامی دستکاریوں بالخصوص پشمینہ بُنائی اور دیگر روایتی دستکاریوں کی مدد کے لئے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کشتواڑ ضلع میں 10 تربیتی مراکز قائم کئے گئے ہیں جو مختلف ہنر جیسے کریول، سٹیپل، سوزنی کڑھائی، قالین بافی، وہیٹ سٹرا کرافٹ اور ہینڈلوم ویونگ کی تربیت فراہم کرتے ہیں۔ ان میں سے پڈر۔ ناگسینی حلقے میں وہیٹ سٹرا کرافٹ کا ایک تربیتی مرکز فعال ہے۔ گندم کے تنکے کے ہنر کا ایک تربیتی مرکز فعال ہے۔ انہوں نے کہا کہ تربیتی پروگرام کے علاوہ بنکروں اور کاریگروں کی مالی معاونت کے لئے کریڈٹ کارڈ سکیم 2020، ویور مُدرا سکیم، کارخانہ دار سکیم 2021، مالی معاونت سکیم کے تحت کوآپریٹو سوسائٹیز کا اندراج، بینک فائنانسنگ اور مالی معاونت کی سکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پڈر۔ ناگسینی حلقے سے 27 معاملے مختلف بینکوں کو سپانسر کئے گئے جن میں سے 15 معاملوں کو آج تک منظور کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویور مدرا اسکیم 2015 کے تحت گزشتہ تین برسوں میں تین کیسز بینکوں کو بھیجے گئے۔ نائب وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہینڈی کرافٹس اینڈ ہینڈلوم ڈیپارٹمنٹ کی مالی معاونت سکیم کے تحت پڈر سب ڈویژن سے 14 کوآپریٹیو رجسٹر کئے گئے جن میں 154 کاریگروں اور بنکروں کو شامل کیا گیا ہے۔ ان ہنرمندوں کا تعلق مختلف روایتی ہنر جیسے مکس ایمبر ایڈری، پتھری زیورات، کریول ایمبر ایڈری، ویٹ سٹرا کرافٹ اور ویونگ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک ان کوآپریٹیو ز کو 7 لاکھ روپے کی پہلی قسط فراہم کی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ نے قومی سطح کی نمائشوں میں پڈر۔ ناگسینی سے 4 انڈسٹریل ہینڈی کرافٹ کوآپریٹیوز اور بھدرواہ فیسٹول میں 2 انڈسٹریل ہینڈی کرافٹ کوآپریٹیو سوسائٹیوں کی شرکت کی بھی سہولیت فراہم کی ہے جبکہ 2 دستکاریوں یعنی کشتواڑی لوئی اور وہیٹ کرافٹ کی مصنوعات نابارڈ کے تحت پیش کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہوٹل انڈسٹری کے فروغ کے لیے مٹی، پیڈر میں 8 کنال اراضی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے مزید بتایا کہ ماٹی پیڈر میں 8 کنال اراضی ہوٹل انڈسٹری کے فروغ کے لئے مختص کی گئی ہے

107

میداور خوشی ملے گی۔

108

یہ نااہلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے کہ ریزرویشن پالیسی کے تحت انہیں مسابقتی میدان سے باہر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیریوں کو بے اختیار کر کے ان پر سماجی بالادستی قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سجاد لون نے سوالیہ انداز میں کہا کہ اگر یہ رجحان جاری رہا تو بیس سال بعد آپ سول سیکریٹریٹ میں کتنے کشمیری دیکھیں گے؟ انہوں نے خبردار کیا کہ موجودہ ریزرویشن پالیسی کے دوررس منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ ممبر اسمبلی ہندوارہ کا کہنا تھا کہ ہم ابھی 30 سالہ تنازعے سے باہر نکلے ہیں۔ اس وقت کا اسکرپٹ ہمارے دشمنوں نے لکھا تھا، مگر اب یہ اسکرپٹ ہم خود لکھ رہے ہیں۔ سجاد لون نے دعویٰ کیا کہ کشمیری قبائل بھی اپنی پسماندگی کی وجہ سے ریزرویشن کے فوائد حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ انہوں نے اسبات پر زور دیا کہ موجودہ حکومت کو چاہیے کہ وہ غیر منصفانہ ریزرویشن پالیسی کو درست کرے۔ سجاد لون نے اپنے خطاب میں، کشمیری بولنے والے باشندوں کی بڑھتی ہوئی پسماندگی پر روشنی ڈالی جس کی وجہ انہوں نے ریزرویشن کے انتہائی غیر مساوی نظام کو قرار دیا۔ انہوں نے اعداد و شمار پر مبنی ایک دلیل پیش کی جس میں باوقار عہدوں پر کشمیری بولنے والوں کی نمائندگی میں منظم کمی کو ظاہر کیا گیا، اور اس بات پر زور دیا کہ ریزرویشن کا موجودہ ڈھانچہ کمیونٹی کے لیے سماجی بے اختیاری کی شکل پیدا کر رہا ہے۔ سجاد لون کے بقول اسکولوں اور بچوں کا مجموعی ذہنی میک اپ بہت ہنگاموں سے گزرا ہے۔ کشمیری بولنے والے لوگ ایک الگ نسلی گروہ بناتے ہیں، اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ، ہر امتحان میں، ان میں سے بہت کم اس میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ وہ نااہل ہیں، بلکہ اس لیے کہ ان کے داخلے کی جگہ کو دبایا جا رہا ہے۔ اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے، سجاد لون نے کشمیر ایڈمنسٹریٹو سروس

(KAS) میں بھرتی کے متعلق ایک رجحان کا انکشاف کیا۔ ان کے اعداد و شمار کے مطابق، حالیہ برسوں میں KAS کے انتخاب میں کشمیریوں کی نمائندگی میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ جو کہ 2023 میں صرف 19 فیصد کامیاب امیدواروں پر مشتمل ہے، جو 2022 میں 25 فیصد اور 32021 میں 17 فیصد تھی۔ اس کے علاوہ، انہوں نے وضاحت کی کہ موجودہ ریزرویشن سسٹم، جو تقریباً 60 فیصد دستیاب عہدوں پر محیط ہے، غیر متناسب طور پر کشمیر کو متاثر کرتا ہے۔ انہوں نے ایک اہم ساختی عدم توازن کو اجاگر کیا اور کہا کہ 8 فیصد درج فہرست ذاتوں کے لیے ہے، لیکن کشمیر میں، کوئی ایس سی نہیں ہے۔ لہٰذا یہ ہم پر ایک اضافی بوجھ ہے۔ انہوں نے اس تشویش کو طبی تعلیم تک بڑھاتے ہوئے پوچھا کہ کیا کشمیر کے موجودہ اعلیٰ ڈاکٹروں نے موجودہ نظام کے تحت سرکاری میڈیکل کالجوں میں داخلہ بھی حاصل کر لیا ہوگا۔

109

ہے تاہم 17 میں سے تین مقامی دہشت گرد جموں اور 14 وادی میں سرگرم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سال 2024 میں 91 سرگرم دہشت گردوں میں سے 61 غیر ملکی اور 30 مقامی دہشت گرد تھے۔ اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ سال 2022 میں کل 135 دہشت گرد سرگرم تھے۔ ان میں سے 85 غیر ملکی دہشت گرد اور 50 مقامی دہشت گرد تھے۔ 2022 میں فعال دہشت گردوں کے اعداد و شمار کے مقابلے میں، 2023 میں فعال دہشت گردوں کی تعداد میں تقریباً 35.48 فی صد کمی واقع ہوئی۔ اس پیشرفت سے واقف افسران نے بتایا کہ سرگرم دہشت گردوں کی اکثریت کا تعلق کالعدم دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ سے ہے۔ جموں و کشمیر میں سرگرم دہشت گردوں کی تعداد میں مسلسل کمی خطے میں انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کو تیز کرنے، فعال عسکریت پسندوں کا سراغ لگانے اور انہیں بے اثر کرنے پر توجہ مرکوز کرنے کا نتیجہ ہے۔ حکومت نے جموں و کشمیر میں دہشت گردی کے خاتمے اور امن کو یقینی بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ حکام صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں کیونکہ انٹیلی جنس ایجنسیاں خطے میں سرگرم دہشت گرد نیٹ ورکس کی نشاندہی کرنے اور انہیں ختم کرنے کیلئے کام کر رہی ہیں۔

110

ساتھ گرفتار کیا ہے۔ مائیکرو بلاگنگ پلیٹ فارم X کو لے کر، فوج کی چنار کور نے لکھا، "12 مارچ 2025 مخصوص انٹیلی جنس ان پٹ کی بنیاد پر، گنڈربل، حاجن روڈ، بانڈی پورہ میں انڈین آرمی، جموں کشمیر پولیس، سی آر پی ایف نے ایک مشترکہ سرچ آپریشن شروع کیا تھا۔ تلاشی کے دوران دو مشتبہ افراد کو ایک پستول، ایک پستول میگزین، 2 ہینڈ گرنیڈ، ایک اے کے میگزین، گولہ بارود اور دیگر جنگی سامان جیسے اسٹورز کی برآمدگی کے ساتھ گرفتار کیا گیا ہے۔ پوسٹ میں لکھا گیا ہے کہ پولیس کی جانب سے مزید تفتیش جاری ہے۔

111

بھی پرائیویٹ شخص کو منتقل نہیں کی ہے تاہم محکمہ صنعت و تجارت کی جانب سے گزشتہ دو سالوں کے دوران مختلف اضلاع میں لگائے گئے انڈینٹ کی بنیاد پر 12,260 مرلہ اراضی کو محکمہ اور کنال میں منتقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 129 کنال کی ریاستی اراضی PMAY(G) کے مستحقین کو پچھلے دو سالوں میں لیز پر دی گئی ہے۔ اس دوران حکومت نے کہا کہ دریائے جہلم سمیت آبی ذخائر کے ساتھ تجاوزات کا خاتمہ اولین ترجیح ہے۔ حکومت کے مطابق جہلم سمیت آبی ذخائر کے ساتھ تجاوزات کا خاتمہ کرنے کی جاری مہم کے تحت دریائے جہلم کے کناروں سے 412 کچے و پکے ڈھانچے، 301 باؤنڈری والز اور 3,35,704 درخت ہٹائے گئے ہیں۔ ممبر اسمبلی مبارک گل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے، جل شکتی محکمہ کے وزیر نے کہا کہ تمام فیلڈ افسران کو سخت نگرانی اور چوکسی برقرار رکھنے اور کسی بھی اطلاع شدہ تجاوزات کی صورت میں فوری ضروری کارروائی کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دریائے جہلم کے کناروں سے 412 کچے و پکے ڈھانچے، 301 باؤنڈری والز اور 3,35,704 درخت ہٹائے گئے ہیں۔ وزیر نے کہا کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ چھتہ بل سری نگر میں ویر جہلم میں پانی کی سطح کو برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے اور یہ مکمل طور پر فعال ہوتا ہے اور صرف سردیوں کے موسم میں پانی کو برقرار رکھنے کے قابل ہے۔ جہلم بند کی خوبصورتی کا کام آئی اینڈ ایف سی ڈیپارٹمنٹ نے انجام دیا جس کے لیے ایچ اینڈ یو ڈی ڈی کے زیر اہتمام اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت اس محکمے کو فنڈز فراہم کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ 68.02 کروڑ روپے کا ڈی پی آر سی ای او سمارٹ سٹی نے جہلم بندوں کی خوبصورتی کے لیے منظور کیا۔

112

گریز وادی سے تازہ برفباری ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے اگلے 24 گھنٹوں کے دوران جموں و کشمیر میں وسیع مقامات پر ہلکی سے درمیانی بارش اور برفباری کی پیشگوئی کی ہے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ جمعہ کو بھی چند مقامات پر ہلکی بارش اور برفباری کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شہر سرینگر میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 10.6 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے جبکہ کپواڑہ میں اس دوران 9.1 ملی میٹر شہرہ آفاق گلمرگ میں 5.6 ملی میٹر اور پہلگام میں 5.8 ملی میٹر بارشیں درج کی گئی۔ اسی دوران موسمیات محکمہ کے مطابق سرینگر میں رات کا درجہ حرارت 7.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جبکہ گلمرگ میں شبانہ درجہ حرارت منفی 0.8 ڈگری سینٹی گریڈ اور پہلگام میں کم سے کم درجہ حرارت 2.5 ڈگری سینٹی گریڈ درج ہوا۔ ادھر محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران ہلکی بارشوں کی پیشگوئی کرتے ہوئے بتایا کہ 16 مارچ سے کبھی دھوپ، کبھی ابر آلود اور کبھی بارشیں ہوسکتی ہے۔ محکمہ نے بتایا کہ 13 اور 14 مارچ کو وادی میں کئی مقامات پر ہلکی برف باری یا بارشیں متوقع ہیں جبکہ 15 اور 16 مارچ کو بھی کئی مقامات پر رک رک کر ہلکی سے درمیانی درجے کی برف باری یا بارشوں کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا اس کے بعد 17 سے 21 مارچ تک موسم عام طور پر خشک رہنے کی توقع ہے۔

Government of Union Territory JammuKashmir
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER (R&B) DIVISION SHOPIAN

NOTICE INVITING e-TENDERS
STAGE TENDER

NIT No:STAGE/79/9002-07/e-tendering//RnB/SPN/2024-25 Dated:-13-03-2025

For and on behalf of the Lt. Governor, UT of J&K,STAGE e-tenders on %age basis/item rate basis(as the case may be((In Single cover system(are invited forConsultancy services from Architects/Structural designers registered with council of Architects/ designersfor following utilities of this Division.

S No.	Name of work	Cost of Tender/ document in Rupees	Earnest Money in shape of CDR/ FDR in Rupees(
1	Consultancy Services for different works of R&B Division Shopian (Stage Tender(for the Year 2025-26.	600.00	10000.00

Funds Availabilty:- Out of contingencies cost of project.
Project authority:- PW(R&B(Department Kashmir
Terms and Conditions

1. Thebiddingdocumentsconsistingofqualifyinginformation,Eligibilitycriteria,specifications, bill of quantities (B.O.Q.(set of terms and conditions of contract and other can be seen/downloaded from the Department websiteWWW.JKtenders.gov.in.
2. At the time of tendering, all bidders must upload earnest money/bid security @Rs 10 thousands, in the form of CDR/FDR/BG pledged to the tender receiving authority, i.e. Executive Engineer R&B Division Shopian. Besides that, the successful bidder will have to provide Performance Security @Rs 20 thousands at the time of contract award, strictly in accordance with the Government's circular instructions from time to time. The earnest money/bid security will be released to the successful bidder only after the submission of a Performance Security, which will be released after successful completion of the contract Period.
3. The bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, bill of quantities, set of terms and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the Department websitewww.jktenders.gov.in.
4. The Technical bids uploaded on the website shall be opened on the due date. In case of holiday or office happens to be closed on the date of opening of the bids, the bids will be opened on the next working day at the same time andvenue.
5. Bids must be accompanied with cost of Tender document in shape of Treasury Challan/ Earnest Money Deposit in shape of CDR/FDR in favour of Executive Engineer (R&B(Division Shopian (tender inviting authority(
6. Critical Dates:-

1.	Date of Issue of Tender Notice	13-03-2025
2.	Period of downloading of bidding documents	14-03-2025 10:00AM to 24-03-2025 up to 2:00P.M
3.	Bid submission Start Date	14-03-2025 10:00AM
4.	Bid submission End Date	24-03-2025 up to 2.00P.M
5.	Date & time of opening of Bids(Online(	25-03-2025 at 11:00AM in the Office of the Executive Engineer(R&B(Division Shopian

7. Instructions to bidders regarding e-tenderingprocess:
a(Bidders are advised to download bid submission manual from the download option as well as from bidders manual kit on websitewww.jktenders.gov.into acquaint bid submission process.
b(To participate in bidding process, bidders have to get Digital Signature Certificate (DSC(as per Information Technology Act 2000 ,Bidders can get DSC from any approvedvendors.
c(The bidders have to submit their bids online in electronic format with DigitalSignature.
d(No financial bid will be accepted in physicalform.
e(Bids will be opened online as per time schedule mentioned asabove.
f(Bidders must ensure to upload scanned copy of all necessary documents.
g(All bidders shall upload the following information and documents along with qualification criteria/eligible criteria with their bids-:
i(Registrationcertificate approved by Counsel of Architects/Structural designers.
ii(All bidders shall upload Treasury Challan.
iii(All bidders shall upload Earnest Money Deposit in shape of CDR/FDR.
iv(All bidders shall upload Valid GSTIN Registration & PAN Card.
v(All bidders shall upload Scanned Copy of GSTIN Registration and latest clearance certificate FORM GSTR-3B of latest quarter (October- December 2024-25/(proceeding month (January 2025 (to issuance of NIT.
vi(An affidavit of not being black listed.
vii(The applicant must have been awarded/designed and successfully completed at least one similar nature of work of the value of Rs 2.50Crore, or morein the last 5 years ending 12/2024.

No: 9002-07 Dated :13-03-2025

Sd/-Executive Engineer,
R&B Division Shopian

DIPK No: 12967/24

DISTRICT LEGAL SERVICES AUTHORITY ANANTNAG

Subject:Interaction/ Interview of the candidates who have applied for the post of Chief LADC, Dy. Chief LADC and Assistant LA DC.

NOTIFICATION

It is for the information of all candidates who have applied for the post of Chief LADC, Dy. Chief LADC and Assistant LADC advertised vide notification No. LSA/LS/96/2022/593/616 dated 21-02-2025 that as per the timeline given by Hon'ble ENecutive Chairman, J&K Legal Services Authority, the interaction/ interview for the above mentioned posts shall be conducted on 20th of March, 2025 at 11:00am in the office chamber of Worthy Pr. District & Sessions Judge, Anantnag.

No. DLSAIANG/2025/ Dated: 13-03-2025

Sd/-Ms. Fozia Paul
SECRETARY
District Legal Services Authority
Anantnag

20cm DIPK No: 12995/24

کچی یا پکی کیسے کھائیں سبزیاں

برسلز اسپراؤٹس، شملہ مرچ، بند گوبھی اور سلاد کے پتے کیسے کھائے جائیں؟ اصل میں غذائیت کا انحصار ہی ہمارا اولین ہدف ہے۔ ہم محض پیٹ بھرنے کے لئے نہیں کھانا چاہتے۔ ہم ان موسمی سبزیوں کی غذائیت اور افادیت سے واقف ہونا اور پھر ان کا بہترین استعمال کرنا چاہتے ہیں تو آیئے مندرجہ بالا سبزیوں کی کھانے کی مناسب ترین شکل وضع کرلیں۔ یہ بہت چھوٹے سائز کی بند گوبھی جیسی سبزی ہے اسے ہلکی آنچ پر اُبال کر کھانا زیادہ مفید ہے۔

ان کا تعلق سبزیوں کے اس گروپ سے ہے جسے **Brassicas** کہتے ہیں۔ اس گروپ میں بروکولی، پھول گوبھی اور بند گوبھی شامل ہیں۔ ان تمام سبزیوں میں **Glucosinolates** شامل ہوتے ہیں۔ حالیہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ یہ فائٹو کیمیکلز کینسر کے خلاف جنگ کی عمدہ صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس میں وٹامنز **C** اور **B6** کے علاوہ فولک ایسڈ موجود ہے۔ ایک وقت میں ایک پورشن صرف **9Sprouts** پر مشتمل ہوسکتا ہے۔ دن بھر آپ کو **5** بار جو پھل اور سبزیاں کھانی ہوتی ہیں یہ **Sprouts** ان میں سے ایک حصہ پورا کرسکتے ہیں۔ یاد رہے کہ ان سبزیوں کو صرف **5** منٹ تک اُبالنا کافی ہوتا ہے۔

سرخ شملہ مرچ

یہ سبزی اگر کچی کھائی جائے تو زیادہ مفید ہے۔ ایک سرونگ میں وٹامن **C** اچھی خاصی مقدار میں پایا جاتا ہے یعنی ایک سنگترے کے مقابلے میں تقریباً دگنی مقدار میں موجود ہے۔ وٹامن **C** حرارت سے ضائع ہوجاتا ہے لہٰذا شملہ مرچ کو ہلکی سی بھاپ میں تیار کرکے یا کچا کھانا زیادہ مفید ہے۔ دیگر رنگوں والی شملہ مرچوں میں بھی وٹامن **C** ہوتا ہے۔ شملہ مرچ کو چائنیز کھانوں، سلاد یا عربی مایونیز ہمس کے ساتھ کھایا جائے تو اس میں شامل اینٹی آکسیڈنٹ اجزاء سے جسم کا مدافعتی نظام کافی توانا ہوسکتا ہے۔

بند گوبھی

بند گوبھی، شملہ مرچ کے برعکس پکا کر کھانا زیادہ صحت بخش سمجھا جاتا ہے۔ عام طور پر بند گوبھی کے اوپری گہرے رنگ کے چھلکے جنہیں الگ کرکے پھینک دیا جاتا ہے وہ ہی زیادہ غذائیت بخش ہوتے ہیں جبکہ ہم اندر کے نرم پتے زیادہ شوق سے کھاتے ہیں۔ اوپری پرتوں میں وٹامن **C** سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس میں بیٹا کیروٹین وغیرہ جیسی غذائیتیں ہوتی ہیں۔ بند گوبھی کے ایک درمیانے سائز کا پورشن جو وزن میں **95** گرام ہو، آپ کے دن بھر میں **5** پھلوں، سبزیوں میں سے ایک کی ضرورت پوری کرسکتا ہے۔ بند گوبھی کی ایک قسم بینگنی رنگ کی گوبھی، ایک اضافہ ہے تاہم سبز پتوں والی بند گوبھی جس کے پتے چنٹ دار ہوتے ہیں **Savoy** سب سے زیادہ صحت بخش تصور کئے جاتے ہیں۔ ان میں وٹامن **B,C** اور **Folate** ہوتا ہے۔

کیلشیم کے حصول کے لئے

بند گوبھی کا ایک پورشن **56** ملی گرام کیلشیم فراہم کرتا ہے جبکہ دن بھر میں ہمیں **800** ملی گرام کیلشیم کی ضرورت ہوتی ہے جو ہڈیوں اور دانتوں کی مضبوطی کے لئے ایک لازمی ضرورت ہے علاوہ ازیں بند گوبھی میں ایک اور غذائیت **Isothiocyanates** بھی ہوتی ہے۔ یہ گندھک پر مشتمل ایک مرکب ہے جو سرطان سے بچاؤ میں معاونت کرتا ہے۔

ہری پیاز کے ذائقے بڑے

ہری پیاز موسم سرما میں پیدا ہونے والی ایسی سبزی ہے جسے تا تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں جو **Allium** سے تعلق رکھتی ہے۔ ہری پیاز اپنے پتوں سمیت مکمل پیاز کہلائی جاتی ہے۔ اس کا پودا زیر زمین بڑھتا ہے۔ برطانیہ کے سیہام ٹاؤن میں ایک مقامی کسان نے دنیا کی سب سے وزنی ہری پیاز اگائی۔ دس کلوگرام وزنی ہری پیاز کو دنیا کی سب سے وزنی اور بڑی پیاز کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہوئے ریکارڈ بکس میں شامل کیا گیا ہے۔ پیاز کو کاشت کی جانے والی قدیم بوٹی کہا جاتا ہے۔ قدیم ہندوستان میں پیاز کو دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ زخموں کو مندمل کرنے کے لئے پیاز کا رس استعمال ہوتا تھا۔ اس کا ذکر قدیم لوک داستانوں اور مختلف روایتوں میں بھی موجود ہے۔ قدیم مصریوں کا یہ عقیدہ ہوتا تھا کہ یہ بد روحوں کو بھگاتی ہے۔ وہ جب کوئی قسم کھاتے تھے تو ایک ہاتھ میں پیاز رکھتے تھے۔ پیاز سالن کا اہم جز ہے۔ ہری پیاز کو مختلف کھانوں میں استعمال کرنے کے علاوہ سوپ میں بھی شامل کیا جاتا ہے۔ ہری پیاز کی لذیذ چٹنی ہری پیاز کے پکوڑوں کے ساتھ کھائی جاتی ہے۔ اس میں بلڈ شوگر کم کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ خون کی نالیوں میں عمر رسیدگی کے باعث ہونے والی تبدیلیوں کو روکتی ہے۔ اس طرح دل متحرک رہتا ہے۔ امریکہ میں سبزیوں اور جڑی بوٹیوں کو دواؤں کے طور پر استعمال کرنے کا رجحان تیزی سے بڑھتا نظر آ رہا ہے۔ ہری پتوں والی سبزیوں کی افادیت اب مغرب میں تسلیم کی جارہی ہے کیونکہ یہ سبزیاں اپنے اندر معدنیات کا خزانہ رکھتی ہیں لہٰذا ہری پیاز کی اہمیت بھی اس کے خواص کی بناء پر مغرب میں مقبول ہے۔ یہ ایک ایسی مستقل طور پر اُگنے والی سبزی ہے جو دنیا بھر کے باورچی خانوں کی زینت بن گئی ہے۔ سردیوں میں سوپ اور چائنیز کھانوں میں استعمال کرنے کی وجہ سے اس کی مانگ میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس میں فولاد بھی پایا جاتا ہے۔ اگر آپ ہری پیاز کو کسی بھی صورت میں اپنی غذا کا حصہ بنائیں گے تو اس سے کھانوں کا نہ صرف ذائقہ بہتر ہوگا بلکہ آپ اپنی صحت میں بھی تبدیلی دیکھیں گی اور خود کو توانا محسوس کریں گی۔ پیاز بہت زیادہ بھوننے سے رنگت اور غذائیت دونوں کھو دیتی ہے۔ یہ پورا سال بازار میں نظر آنے والی سستی سبزی ہے۔ اس کو فریزر میں محفوظ کرنے سے گریز کریں۔ اسے تین چار دن سے زیادہ فریج میں نہ رکھیں۔ فریج میں رکھنے سے پہلے اسے اخبار میں لپیٹ لیں اس طرح یہ چند دن یونہی تازہ محفوظ ہو جائے گی۔ آیئے ہری پیاز خود کاشت کرلیں ہری پیاز یا **OnionSpring** کی ڈنٹھل کے آخری ایک انچ کے حصے کو پانی کی بوتل میں ڈال کر رکھا جائے تو اس سے پندرہ روز کے اندر ہری پیاز کے پتے نکلنا شروع ہوجاتے ہیں۔ اس بوتل یا کنٹینر کو گھر کی کھڑکی یا ٹیرس پر رکھیں، گھر کی خوبصورتی بڑھے گی۔

آنکھوں کے لئے کون سے وٹامنز مفید ہیں

وٹامنز انسانی جسم کی ضروریات میں سے ہیں تاہم آنکھوں کی صحت کے حوالے سے وٹامن اے، سی اور ای کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں بی وٹامنز اور دیگر غذائی اجزاء بھی آنکھوں کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ وٹامنز کی کمی آنکھوں کے کچھ امراض جیسے موتیا بند، گلوکوما، اور عمر سے متعلق میکولا (آنکھوں کے پیچھے کا حصہ) کی خرابی کا باعث بن سکتے ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ وٹامن اور معدنی سپلیمنٹس ان امراض کی نشوونما یا اسے سست کرنے میں مدد کرسکتے ہیں۔ وٹامن اے: وٹامن اے اچھی بصارت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ وٹامن اے پروٹین روڈوپسن کا ایک جز ہے جو آنکھوں کو کم روشنی میں بھی دیکھنے میں مدد دیتا ہے۔ شکرقندی، گاجر، لال شملہ مرچ، کدو اور اسکواش وٹامن اے کے بہترین ذرائع ہیں۔ وٹامن ای: الفاٹوکوفیرول، وٹامن ای کی ایک شکل ہے جس میں خاص طور پر طاقتور اینٹی آکسیڈینٹ خصوصیات ہوتی ہیں۔ اینٹی آکسیڈینٹ جسم میں موجود منفی ریڈیکلز سے لڑنے میں مدد کرتا ہے جو آنکھ کے اندر موجود پروٹین کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس نقصان کے نتیجے میں موتیا بند کا عارضہ لاحق ہوسکتا ہے۔ وٹامن ای بادام، سورج مکھی کے بیج، مونگ پھلی، سویابین یا سویابین کا تیل، مکئی، کینولا آئل اور ایسپراگس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ وٹامن سی: وٹامن سی بھی آنکھوں کی صحت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، یہ بالائے بنفشی اشعہ کے نقصان سے بچاتا ہے۔ اگرچہ عمر کے ساتھ آنکھوں میں وٹامن سی کا ارتکاز کم ہوتا ہے تاہم اس نقصان کو وٹامن سی سے بھرپور خوراک سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ سنترے یا ان کے مشروب، بروکولی، بلیک بیری اور چکوترے کے جوس سے وٹامن سی کے معروف ذرائع ہیں۔

گھری پُرسکون نیند مگر کیسے

صبح بیدار ہونے کے بعد آپ کو اپنا جسم ٹوٹتا ہوا محسوس ہو اور شدید سستی اور تناؤ کا احساس بھی غالب ہو تو اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ آپ کی نیند پوری نہیں ہورہی۔ پوری دنیا میں کروڑوں افراد کو نیند کی کمی کے مسئلے کا سامنا ہے۔ ماہرین کی رائے میں جوان افراد کے لئے سات سے آٹھ گھنٹے نیند ضروری ہے۔ آج کل مصروفیت اس قدر ہے کہ نیند کے لئے بھی وقت میسر نہیں۔ رات کو دیر تک جاگنے اور صبح جلدی اٹھنے کی وجہ سے کئی امراض جنم لے رہے ہیں۔ صبح سویرے دفتر جانے کی جلدی اور رات کو دیگر مصروفیات کی وجہ سے نیند کا وقت کم ہوکر چھ گھنٹے یا اس سے بھی کم ہوگیا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر نیند پوری نہ کی جائے تو فوری طور پر تو اس کا کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوتا۔ اس کے شدید اثرات کچھ عرصہ کے بعد نمودار ہونا شروع ہوتے ہیں۔ ان میں مسلسل تھکن کا احساس اور طبیعت میں بھاری پن محسوس ہونا شامل ہے۔ نیند پوری ہوجانے کی تصدیق کرنے کے لئے ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کی آنکھ صبح خود ہی کھل جاتی ہے اور تازہ دم بیدار ہوتے ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کی نیند پوری ہورہی ہے اگر گھڑی کے زوردار الارم کے بغیر آپ کی آنکھ نہیں کھلتی تو یقین کرلیجئے آپ کی نیند پوری نہیں ہورہی ہے۔ نیند کے بارے میں بہت سے افراد یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ جتنی دیر چاہیں جاگ سکتے ہیں۔ اس کے لئے وہ چائے، کافی، سگریٹ اور دیگر اشیاء کا سہارا لیتے ہیں، بھرپور نیند انسانی صحت کے لئے لازمی ہے۔ اس کی طرف سے لاپرواہی کا یہ رویہ سخت خطرے کا سبب بن سکتا ہے۔ نیند کی کمی کئی بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے۔ امریکی ڈاکٹروں نے یہ ریسرچ کی ہے کہ نیند پوری نہ ہونے سے جو ڈپریشن پیدا ہوتا ہے اس کی کئی نشانیاں ہیں۔ خوراک کی عادت میں تبدیلی، طاقت کی کمی، توجہ میں کمی، بے دلی، لاتعلقی، سستی، عام روزمرہ کے کاموں میں عدم دلچسپی، جنسی کمزوری، موت کا خوف سوار ہوجانا۔ یہ مسئلہ اس قدر عام ہوتا جارہا ہے کہ امریکی کانگریس کو ایک کمیشن تشکیل دینا پڑتا ہے جو اس مسئلے کے مختلف اور متعدد اسباب اور ان اسباب سے پیدا ہونے والے نتائج کا مطالعہ کرے گا۔ یہ کمیشن امریکہ کے لئے پالیسی برائے خواب کی سفارش کرے گا۔ نیند پوری نہ ہونے کے نتیجے میں اکثر افراد سارا دن جمائیاں لیتے رہتے ہیں۔ ان کی آنکھیں دھندلی دھندلی سی رہتی ہیں۔ بے خوابی یا کم خوابی مختلف شعبوں میں کام کرنے والوں پر بُرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ مثلاً حساب کی جانچ پڑتال کرنے والے غلطیوں کا ارتکاب زیادہ کرتے ہیں۔ ٹیچر طالب علموں کو زیادہ ڈانٹتے ہیں۔ مصور، ادیب و شاعر اور موسیقار تخلیقی لمحوں یا آمد کی کیفیت پیدا کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ بے خوابی یا نیند کے مسائل کی وجہ سے موٹر گاڑیوں کے حادثات ہوسکتے ہیں۔ باعث تھکن، دباؤ، اضمحلال یا تشویش محسوس ہوتی ہے۔ ایک ماہر غذا نے بعض ایسی غذائیں تجویز کی ہیں جو مندرجہ بالا کیفیتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے اور ضرورت کے مطابق نیند اور آرام کے حصول میں مدد دے سکتی ہیں۔ دلیہ کے استعمال سے ڈپریشن میں کمی واقع ہوتی ہے

ہائی بلڈ پریشر میں کیسی کھائیں غذائیں

سنگین مسائل سے بچنا ھے بہت ضروری

بڑھتی ہوئی عمر میں ہائی بلڈ پریشر لازمی مسئلہ بن جائے تو کیا کیا جائے۔ پہلی فرصت میں طبی معائنہ کرا کے جہاں دوا تجویز کروائیں وہیں کسی مستند ماہر غذائیت سے غذا بالعلاج کا ضرور پتا کریں، تاہم پہلے جان لیں کہ بلڈ پریشر کیا ہے؟

جب ہمارا دل دھڑکتا ہے تو خون جسم میں گردش کرتا ہے اور اسے مطلوب توانائی اور آکسیجن مہیا کرتا ہے۔ اس گردش کے دوران نسوں کی دیواروں پر دباؤ پڑتا ہے اس دباؤ کی کیفیت کم ہو یا زیادہ وہی بلڈ پریشر ہے۔

اسے جاننے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آپ پیمائش کریں۔ جب **BP** کی پیمائش ہوتی ہے تو اسے دو اعداد میں لکھا جاتا ہے مثلاً **80MM** **120HB** یا **80** نیچے اور **120** اوپر، یہی نارمل بلڈ پریشر ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کیا ہے؟

اگر ہمارا نیچے کا بلڈ پریشر **90** اور اوپر کا **140** ہو یا اس سے زائد ہو اور یہ کیفیت کئی دنوں تک برقرار رہے تو آپ کو ہائی بلڈ پریشر ہوسکتا ہے یا اگر دونوں میں سے ایک عدد بھی زیادہ ہو تو ہائی بلڈ پریشر ہوسکتا ہے۔

HBP سے ہم اپنے آپ کو بیمار محسوس نہیں کرتے لیکن یہ خطرناک ہے۔ اگر اس کو کم نہ کریں تو یہ دل، خون کی نسوں اور دوسرے اعضاء کو برباد کرسکتا ہے اور سنگین مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر میں کونسی غذا بہتر رہے گی؟

دراصل ہماری خوراک ہی ہماری دشمن بن جاتی ہے کیونکہ ہم بے احتیاطی میں وہ سب غذائیں لیتے رہتے ہیں جو مضر صحت ہوتی ہیں مثلاً ہمیں سب سے پہلے نمک کی مقدار کم سے کم کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

عموماً ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو نمکین غذاؤں اور کچا نمک کھانے سے رغبت ہوا کرتی ہے۔ اگر ہائی بلڈ پریشر روکنا ہے تو نمک کو تقریباً خوراک سے زائل کرنا ہوگا۔ ذیل میں ہم نمک کا توڑ کرنے والی چند غذاؤں کی تفصیل درج کررہے ہیں۔

کیلا

سوڈیم یا نمک کی زیادتی بلڈ پریشر بڑھا دیتی ہے تو اس کا اولین توڑ پوٹاشیم سے کیجئے جو کیلے میں وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق دن بھر میں صرف **2** کیلوں کا استعمال **10** فیصد تک بلڈ پریشر کنٹرول کردیتا ہے۔

ٹماٹر

ٹماٹر میں **Lycopene** موجود ہے اور یہ جزو بلڈ پریشر کی شرح کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ روزانہ کی خوراک میں کچی سلاد شامل کرکے خراب کولیسٹرول کی شرح بہت حد تک کم کی جاسکتی ہے۔ بھاپ میں ٹماٹر گلا لیجئے۔ گردوں کے مسائل نہ ہوں تو بیجوں سمیت ورنہ بیج علیحدہ کرکے کھایئے، آرام محسوس کریں گے۔

انڈے کی سفیدی

اپنے دن کا آغاز اچھے ناشتے سے کرنا ضروری ہے اور اسے طرز زندگی میں شامل کرنا اور بھی اہمیت رکھتا ہے۔ دن کے آغاز میں ہمارے جسم کو پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے۔ جدید تحقیق زردی کو بھی نقصان دہ قرار نہیں دیتی مگر کم از کم ایک انڈے کی سفیدی تو کھائی جاہی سکتی ہے۔

تربوز

موسم گرما میں بلاناغہ ہر روز تھوڑا سا تربوز خالی پیٹ کھانا مفید ہے۔

تربوز دوران خون کو کنٹرول اور بلڈ پریشر کو معمول میں رکھتا ہے۔ تربوز کا شربت بغیر اضافی شکر کے استعمال کیا جاسکتا ہے مگر اس کا گودا بہترین فائبر بھی ہے تو کوشش کیجئے کہ تربوز بھی کھائیں۔

کشمش

خشک میوے کا کوئی موسم نہیں ہوتا بس اعتدال سے اور کم مقدار میں گرمیوں میں بھی استعمال کیا جائے تو صحت برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

کشمش کی تھوڑی سی مقدار ہائی بلڈ پریشر کو کنٹرول کرسکتی ہے۔ گرمیوں میں زردہ یا کھیر بنائیں تو کشمش کے چند دانے شامل کرلیں اس طرح اور صحت بخش اسلوب زندگی اختیار کیا جاسکتا ہے۔

سبز چائے

ہم اپنے طرز زندگی کو جب تک تبدیل نہیں کرتے طبی مسائل میں گرفتار رہتے ہیں۔ چائے اور کافی کی مقدار کم سے کم کرکے سبز چائے پینا معمول بنالینا چاہئے۔

6 ہفتوں تک روزانہ **3** کپ سبز چائے کا استعمال بلڈ پریشر میں **7** پوائنٹس تک کمی لاسکتا ہے۔

گہرے سبز رنگوں کی سبزیاں

گوشت مرغی کا ہو یا گائے اور بھیڑ کا ہائی بلڈ پریشر میں نقصان دہ ہوتا ہے۔ اگر دل چاہتا ہے تو مقدار کم کردیں اور ہر کھانے کے وقت یقینی بنائیں کہ آپ کی آدھی پلیٹ سبزیوں سے بھری ہو۔ گہری سبز رنگ کی سبزیاں معدنیات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں خاص کر ہمیں میگنیشیم اور آئرن درکار ہوتا ہے جو ان سبزیوں کا خاص جزو ہیں۔

سبزیوں کو بھی ادرک اور لہسن کے ساتھ تیار کیا جائے تو بہتر ہے۔

SaltTable کے بجائے سمندری یا ہمالیائی نمک

عام نمک میں دو معدنیات سوڈیم اور کلورائیڈ موجود ہیں جبکہ دوسرے میں **70** سے زائد معدنیات موجود ہیں جو ہمارے اعصابی نظام اور دل کی کارکردگی کے لئے ضروری ہیں۔ آخر الذکر میں سوڈیم کی مقدار بے حد معمولی ہوتی ہے۔ زیادہ سوڈیم سے ہمارے جسم میں پانی جمع رہتا ہے نتیجتاً خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔

مچھلی اور اس کے تیل کے سپلیمنٹس

یہ دونوں وبائی امراض، دل کی بیماریوں اور ہائی بلڈ پریشر میں کمی کرنے والی غذائیں ہیں۔

اخروٹ، بادام، تخم بالنگا اور دلیہ

صنوبری بادام، اخروٹ دلیے میں ملا کر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کنٹرول ہوتا ہے۔ تخم بالنگا کو شربت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ پیٹ کی گرمی دور کرنے کے علاوہ دوران خون کو بھی اعتدال میں رکھتا ہے۔

چند دانے صاف پانی میں بھگو کر رکھ دیں، یہ پھول جائیں تو لال شربت میں ملا کر پی لیں اس کی تاثیر سرد ہے۔ گرمیوں میں استعمال کیا جانا زیادہ مفید ہے۔ علاوہ ازیں روزانہ کھلی فضا میں **10** سے **15** منٹ صرف گہری سانسیں لینے سے بلڈ پریشر نارمل ہوتا ہے تاہم نوٹ کرلیں کہ آپ نے ایک منٹ میں تقریباً **6** بار سانس لی۔ چھوٹے سانس لینے سے جسم میں سوڈیم جمع ہوتا ہے جبکہ گہری اور آہستہ سانس لینے سے آکسیجن زیادہ مل جاتی ہے۔ ورزش کے لئے وقت نکالنے اور برداشت پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بلڈ پریشر کی مانیٹرنگ کرنا بہت ضروری ہے۔

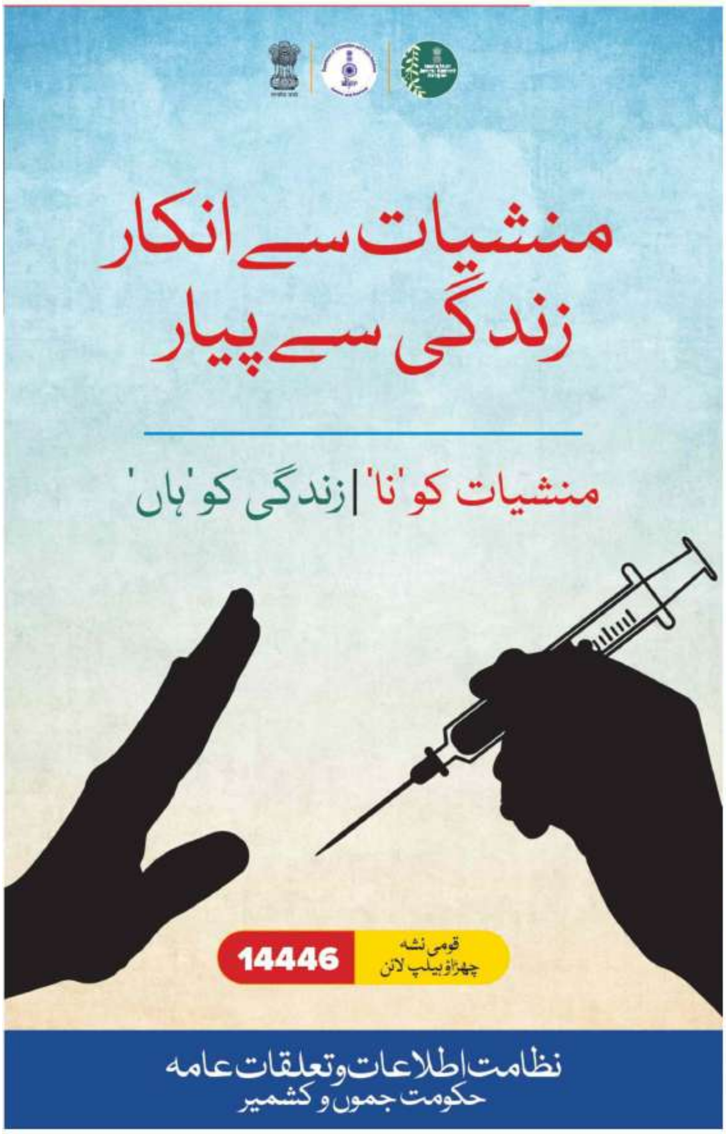

آئی سی سی کا چیمپئنز ٹرافی 2025 کے کامیاب انعقاد پر پی سی بی کا شکریہ

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی 2025 کی کامیاب انعقاد پر میزبان پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) اور 5 میچوں کے انعقاد کے لیے امارات کرکٹ بورڈ (ای سی بی) کا شکریہ ادا کیا۔ جاری اعلامیے کے مطابق چیمپئنز ٹرافی کا انعقاد 19 فروری سے 9 مارچ تک انعقاد ہوا، پاکستان نے 1996 کے بعد عالمی کرکٹ ٹورنامنٹ کی میزبانی کی، ٹورنامنٹ 4 مقامات پاکستان میں کراچی، لاہور اور راولپنڈی اور دبئی میں کھیلا گیا۔ بھارت نے اتوار کو دبئی انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں نیوزی لینڈ کو 4 وکٹوں سے شکست دے کر تیسری بار چیمپئنز ٹرافی کا ٹائٹل اپنے نام کیا تھا۔ آئی سی سی کے چیف ایگزیکٹیو جیوف ایلارڈائس نے کہا کہ ہم آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی 2025 کے کامیاب انعقاد پر پاکستان کرکٹ بورڈ کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ 1996 کے بعد سے ملک میں کھیلا جانے والا پہلا عالمی کرکٹ ٹورنامنٹ تھا، اس لیے یہ ایونٹ پی سی بی کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا، مزید کہا کہ تمام لوگوں کی کوششوں پر بہت فخر ہونا چاہیے، جو اسٹیڈیم کی تزئین و آرائش، کھیل کی سطحوں کی تیاری، ٹیموں اور مہمانوں کی میزبانی میں شامل ہیں۔ جیوف ایلارڈائس نے کہا کہ آئی سی سی ایمریٹس کرکٹ بورڈ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہے گا کہ دبئی میں 5 میچوں کا انعقاد کیا گیا اور مردوں اور خواتین کے بڑے ایونٹس کے انعقاد میں آئی سی سی کو بھرپور تعاون فراہم کرنا جاری رکھا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ٹورنامنٹ نے ایک بار پھر آئی سی سی ایونٹس کی اہمیت کو ظاہر کیا کیونکہ دنیا بھر کے شائقین نے میچز مقامات پر یا سیٹلائٹ اور ڈیجیٹل چینلز پر بڑے جوش و خروش سے دیکھے۔ آئی سی سی کے چیف ایگزیکٹیو جیوف ایلارڈائس نے کہا کہ چیمپئنز ٹرافی کو زبردست ایونٹ بنانے پر 8 شریک ٹیموں کا شکریہ اور بھارت کو ایک یادگار فائنل میں تیسرا چیمپئنز ٹرافی ٹائٹل جیتنے پر مبارکباد۔

چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی پر شکریہ، مگر جے شاہ کا پاکستان کا نام لینے سے گریز

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے بالآخر اتوار کو اختتام پذیر ہونے والی چیمپئنز ٹرافی 2025 کے کامیاب انعقاد پر پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کا شکریہ ادا کیا ہے۔ پاکستان نے 1996 ورلڈکپ کے 29 سال بعد باوقار آئی سی سی ایونٹ کی میزبانی کی جو 19 فروری سے 9 مارچ تک کراچی، لاہور اور راولپنڈی میں کھیلا گیا تھا تاہم ایک سیمی فائنل اور بھارت کے میچز نیوٹرل وینیو دبئی میں شیڈول تھے۔ آئی سی سی کی ویب سائٹ پر جاری کردہ ایک باضابطہ بیان میں چیف ایگزیکٹیو جیوف ایلارڈائس نے ایونٹ کے انعقاد میں پی سی بی کی کوششوں کو سراہتے ہوئے، بڑے اسٹیڈیموں کی تزئین و آرائش اور مسابقتی میدانوں کی تیاری پر روشنی ڈالی۔ ایلارڈائس نے کہا "ہم آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی 2025 کی شاندار میزبانی کرنے پر پاکستان کرکٹ بورڈ کا شکریہ اور انہیں مبارکباد دینا چاہتے ہیں"۔ ایلارڈائس نے دبئی میں پانچ میچوں کی میزبانی میں ایمریٹس کرکٹ بورڈ (یو اے ای) کے کردار کو بھی سراہا، آئی سی سی کے بڑے ایونٹس کے انعقاد میں ان کی مسلسل حمایت کو بھی تسلیم دریں اثنا، آئی سی سی کے چیئرمین جے شاہ نے ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں شامل ٹیموں، شائقین اور اسٹیک ہولڈرز کی تعریف کی تاہم پاکستان کا نام لینے سے گریز کیا جس پر انہیں شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔

نیشنل ٹی 20 کپ؛ میچ فیس میں کمی! چیئرمین پی سی بی کا بڑا فیصلہ

نیشنل ٹی 20 کپ میں شریک کھلاڑیوں کی میچ فیس میں کمی پر چیئرمین پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے بڑا فیصلہ کرلیا۔ ترجمان پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے مطابق چیئرمین محسن نقوی نیشنل ٹی 20 کپ میں شریک کھلاڑیوں کی میچ فیس کم کرنے کے معاملے کو نوٹس لیتے ہوئے اس اقدام سے روک دیا ہے۔ ترجمان پی سی بی کا کہنا ہے کہ محسن نقوی نے اعلیٰ حکام سے تمام کھلاڑیوں کی میچ فیس پر فوری نظرثانی کے احکامات جاری کردیے ہیں۔ قبل ازیں خبر سامنے آئی تھی کہ نیشنل ٹی 20 کپ کے دوران کسی بھی ٹیم کے کھلاڑی کو اب 40 ہزار روپے کے بجائے 10 ہزار روپے میچ فیس ادا کی جائے گی

ٹیم کے سابق ہیڈ کوچ بیساکھیوں پر آگئے

کرکٹ ٹیم کے سابق ہیڈ کوچ راہول ڈریوڈ انجری کا شکار ہوکر بیساکھیوں پر آگئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کے 18 ویں ایڈیشن میں راجستھان رائلز کے ہیڈ کوچ انجری کا شکار ہونے کے باوجود فرنچائز ٹیم کے ٹریننگ کیمپ میں پہنچے۔ سابق کرکٹر بیساکھیوں کے سہارے ٹریننگ سیشن کے میں شریک ہوئے اور کرکٹرز کو تربیت دیتے دیکھائی دیے۔ میڈیا کے مطابق انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2025 کا آغاز 22 مارچ سے ہو رہا ہے جس کیلئے تمام ٹیموں نے اپنی تیاری شروع کردی ہے۔ ایک ہفتہ قبل بنگلورو میں ایک کلب میچ کے دوران راہول ڈریوڈ کی بائیں ٹانگ میں انجری ہوئی تھی تاہم اب وہ بہتری کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر راہول ڈریوڈ کی تصویر سامنے آنے کے بعد ان کے جذبے اور ہمت کو سراہا جا رہا ہے اور مداح ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کر رہے ہیں۔

چیمپئنز ٹرافی جیت؛ کیا کوہلی نے اپنے ڈرائیور کو 50 لاکھ روپے انعام دیا؟

بھارت کے کنگ کرکٹر ویرات کوہلی نے چیمپئنز ٹرافی فائنل میں جیت کی خوشی میں اپنے ڈرائیور کو پچاس لاکھ روپے انعام سے نواز ویرات کوہلی کی جانب سے اپنے ڈرائیور کو پچاس لاکھ روپے انعام سے نوازنے کی خبر مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم اور یوٹیوب چینلز پر سامنے آئی ہے۔ وائرل دعویٰ: سوشل میڈیا پوسٹس کے مطابق، ویرات کوہلی نے اپنے ڈرائیور انیس احمد سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بھارت چیمپئنز ٹرافی جیت گیا تو وہ انہیں 50 لاکھ روپے انعام دیں گے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ انیس کو فائنل میچ دیکھنے کیلیے دبئی بلایا گیا تھا، اور فائنل جیتنے کے بعد ویرات نے اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے انہیں 50 لاکھ روپے دیے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ انیس احمد، ویرات کے ساتھ پچھلے 15 سال سے کام کر رہے ہیں اور ویرات کوہلی کو ان پر سب سے زیادہ اعتماد ہے۔ فیکٹ چیک: ہماری تحقیقات کے مطابق ابھی تک بھارت کے کسی بھی معتبر ذرائع نے یہ خبر شائع نہیں کی ہے۔ بھارت کے مشہور ذرائع ابلاغ جیسے دی ٹائمز آف انڈیا، این ڈی ٹی وی، انڈیا ٹوڈے، یا ہندوستان ٹائمز نے بھی ایسی کوئی رپورٹ نہیں دی کہ ویرات نے اپنے ڈرائیور کو ایسا کوئی انعام دیا ہو۔ نیز خود ویرات کوہلی یا ان کے نمائندوں کی طرف سے بھی اس خبر کی تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ بھارتی میڈیا میں ویرات کوہلی کے انیس احمد نامی ڈرائیور کا بھی کوئی تذکرہ سامنے نہیں آیا نہ ہی خود ڈرائیور کی جانب سے اب تک کوئی ایسا بیان سامنے آیا ہے جس سے اس خبر کی تصدیق ہوسکے۔ صارفین کی تنقید: دلچسپ بات یہ ہے کہ ایسی پوسٹوں پر خود سوشل میڈیا صارفین کی جانب سے بھی تنقید اور طنزیہ کمنٹس کیے جا رہے ہیں۔ اور پوسٹ کرنے والے کو بنا تصدیق میسج کاپی پیسٹ کرنے پر مذاق کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر غلط معلومات: سوشل میڈیا پر پھیلائی گئی غلط معلومات کی طرح اب تک یہ کہانی بھی جعلی ہی لگتی ہے اور اسے انسٹاگرام، فیس بک، ٹک ٹاک اور یوٹیوب جیسے پلیٹ فارمز پر بغیر کسی تصدیق کے پھیلایا جا رہا ہے۔ ویرات کوہلی کی مقبولیت اور کہانی کے جذباتی پہلو کی وجہ سے یہ پوسٹ وائرل ہو رہی ہے۔ نتیجہ: یہ دعویٰ کہ ویرات کوہلی نے اپنے ڈرائیور انیس احمد کو 50 لاکھ روپے دیے، غلط ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ سوشل میڈیا پر توجہ اور مشغولیت حاصل کرنے کے لیے بنائی گئی ایک جعلی کہانی ہے۔ جب تک خود ویرات کوہلی، ان کے ڈرائیور یا کسی معتبر ذرائع کی جانب سے اس خبر کی تصدیق نہیں ہوجاتی، ہم اسے "فیک نیوز" کی کیٹیگری میں ہی شامل کریں گے۔

میراڈونا کے علاج میں غفلت؛ سرجن سمیت 7 افراد کیخلاف مقدمے کی سماعت شروع

ارجنٹینا کو ورلڈکپ جتوانے والے انجہانی لیجنڈری فٹبالر میراڈونا کی بیماری کے دوران علاج میں غفلت برتنے کے الزام میں ڈاکٹر سمیت 7 افراد کیخلاف مقدمے کی سماعت شروع کردی گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مقدمے میں میراڈونا کے اہل خانہ اور سابق معالجین سمیت 100 سے زائد گواہان عدالت میں پیش ہوکر اپنا بیان ریکارڈ کروائیں گے۔ میراڈونا کے علاج میں غفلت کا مظاہرہ کرنے اور ان کی موت پر نیورو سرجن سمیت طبی عملے کے 7 افراد کیخلاف مقدمے کی سماعت کی جارہی ہے۔ طبی ماہرین کے پینل کا کہنا تھا کہ اگر میراڈونا کو مناسب طبی سہولیات دی جاتیں تو ان کی جان بچ سکتی تھی۔ خیال رہے کہ 80 کی دہائی کے کامیاب ترین فٹبالر، "دی گولڈن بوائے" کے لقب سے مشہور ڈیا گو میراڈونا کو مداحوں سے بچھڑے 4 برس سے زائد ہوگئے ہیں۔

سابق آسٹریلوی کرکٹر منشیات اسمگلنگ ملوث نکلے، مجرم قرار

سابق آسٹریلوی کرکٹر اسٹیورٹ میک گل کو منشیات اسمگلنگ میں ملوث ہونے کا "مجرم" قرار دیدیا گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق آسٹریلیا کی ڈسٹرکٹ کورٹ میں 8 روز سے جاری منشیات اسمگلنگ کے مقدمے میں جمعرات کو فیصلہ سنایا گیا۔ عدالت کا کہنا ہے کہ سابق انٹرنیشنل آسٹریلوی کرکٹر اسٹیورٹ میک گل کو انکے بہنوئی اور ڈیلر کے درمیان کوکین کے سودے میں ملوث ہونے کا قصوروار پایا گیا ہے تاہم کرکٹر کو ممنوعہ ادویات کی فراہم کرنے سے متعلق الزامات سے بری کردیا گیا تھا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران، عدالت کو بتایا گیا کہ میک گل نے اپریل 2021 میں اپنے بہنوئی ماریو سوتیروپولوس اور ایک ڈیلر کیساتھ ملکر نیوٹرل بے ریسٹورنٹ میں ایک میٹنگ کا اہتمام کیا تھا اور شرکت کی تھی۔ اس ڈیل میں ایک کلوگرام کوکین کے بدلے $330,000 دینے پر اتفاق ہوا تاہم کرکٹر کو کبھی منشیات کیساتھ نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی انکے پاس سے پیسے برآمد ہوئے ہیں لیکن سہولت کاری کے مرتکب ہوئے ہیں۔ آسٹریلوی میڈیا کے مطابق اسٹیورٹ میک گل کو رواں برس کے آخر میں سزا سنائے جانے کے عمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسٹیورٹ میک گل کا بین الاقوامی کیریئر سابق لیجنڈری اسپنر شین وارن کیساتھ شروع کیا، انہوں نے 1998 سے 2008 کے درمیان 44 ٹیسٹ کھیلے، انہیں زیادہ تر مواقع وارن کی عدم موجودگی میں ملے

چیمپئنز ٹرافی؛ غیر منصفانہ فائدہ! گواسکر تاویلیں پیش کرنے لگے

آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں بھارت کے تمام میچز ایک ہی وینیو پر رکھے جانے پر انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ سابق کرکٹرز سمیت دیگر ٹیموں کے کھلاڑیوں نے شکوہ کیا تھا کہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے بھارتی ٹیم کے تمام میچز ایک وینیو پر رکھ انہیں غیر منصفانہ فائدہ پہنچایا ہے تاہم الزامات پر سابق بھارتی کرکٹر آگ بگولہ ہوگئے۔ بھارت کے میچز دبئی میں ہونے پر اور میگا ایونٹ جیتنے کی تنقید پر سابق کپتان سنیل گواسکر مختلف تاویلیں پیش کررہے ہیں، انکا کہنا ہے کہ اگر ہماری ٹیم کے ٹائٹل جیتنے کی وجہ صرف ہوم ایڈوانٹیج ہے تو پھر انگلینڈ نے 4 ون ڈے ورلڈکپ اور 3 چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی کے باوجود 2019 میں پہلی آئی سی سی ٹرافی کیوں جیتی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ برس ٹی 20 ورلڈکپ میں بھارت ناقابل شکست رہا تھا اور ٹورنامنٹ کا فاتح بن کر ابھرا تھا،

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,